بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہزاد لکھنوی کی تازہ نعتوں کا مجموعہ

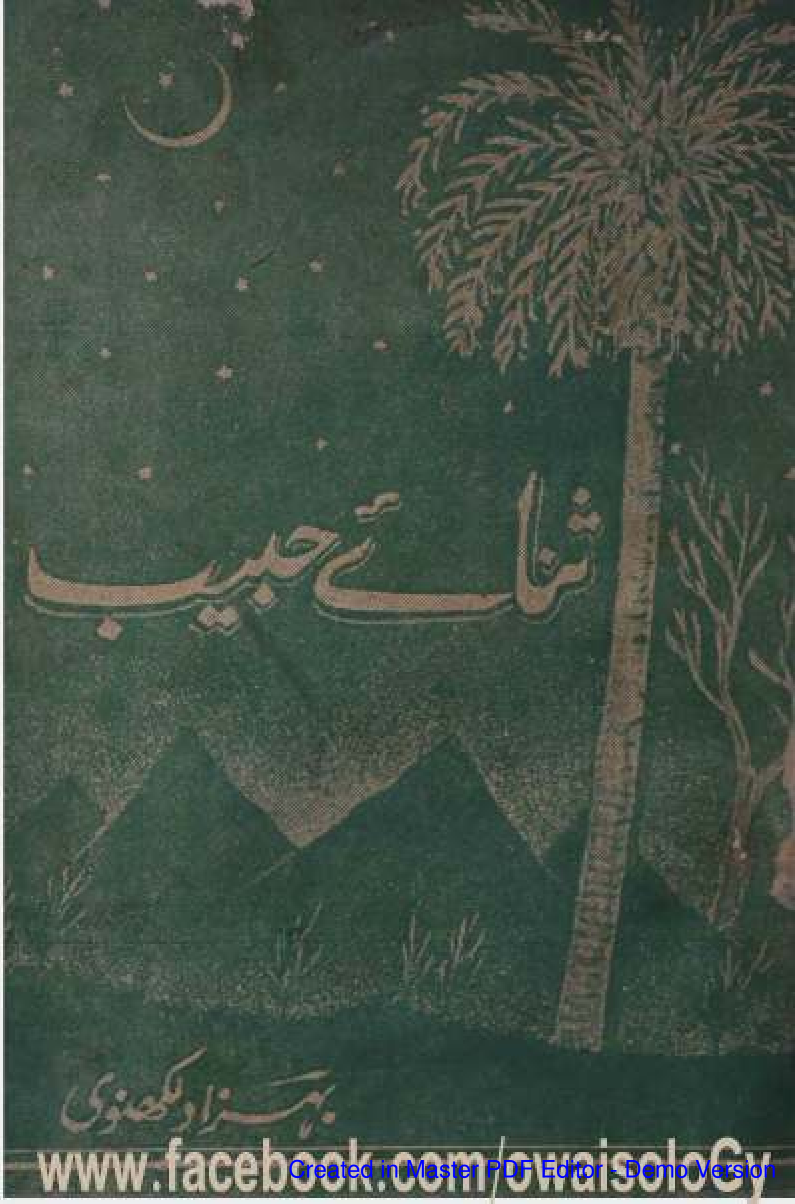
ثنائے حبیب

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۱۱۵ نعتوں کا مجموعہ

بہزاد لکھنوی

طالبِ دعا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی



شائع کردہ

ادارۂ فروغ اُردُو
لکھنؤ

سول ایجنٹ

انوار بک ڈپو لکھنؤ

پاکستان میں ملنے کا پتہ

مبارک بکڈپو بندر روڈ متقابل ڈنیو ہال
کراچی ۲ پاکستان

قیمت ۱۲ر

۱۹۵۴ء

انتساب

میں اپنے اس مجموعہ کو

اپنے ہادی و مرشد قبلۂ آقائی و مولائی حضرت شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحب قبلہ متخلص بہ راز نظامی نیازی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف کے

نام سے معنون کرتا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ادنیٰ کفش بردار بہزاد لکھنوی

عرض حال

۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۱ء تک میں آل انڈیا ریڈیو دہلی سے ہر جمعہ کو صبح بعد تلاوت کلام پاک ایک نعت شریف نشر کیا کرتا تھا۔ ان نعتوں کا مجموعہ "نعت حضورؐ" کے نام سے "مکتبۂ برہان" دہلی نے شائع کیا تھا۔ اس مجموعہ کے بعد اب یہ مجموعہ ادارۂ فروغ اردو لکھنؤ شائع کر رہا ہے۔ اس میں تقریباً تمام وہ نعتیں ہیں جو میں ریڈیو پاکستان کراچی سے نشر کرتا رہا ہوں۔

نعت تعریف ہے حضورِ کریم کی۔ اس سے ہر اس مسلمان کو قلبی تعلق ہے جو ایک بار بھی زندگی میں کلمہ شریف پڑھ چکا ہے۔ میں نے اس مجموعہ کو اس لئے مرتب کیا ہے کہ مسلمان اس کو پڑھیں۔ خود ثواب حاصل کریں اور دعا میں مجھے بھی یاد رکھیں۔

طالبِ دیدِ مدینہ

بہزاد لکھنوی

یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء

حمد

حمد تیری کہاں مرا مقدور — تو ہی ظاہر ہے اور تو ہی مستور
پتہ پتہ میں ہے ترا ہی رنگ — ذرّے ذرّے میں ہے ترا ہی نور
فہم تجھ تک پہونچ نہیں سکتی — ہو رسائی عقل سے تو دور
ترا عالم تو اس سے ظاہر ہے — تو ہی ناظر ہے اور تو ہی منظور
ہے یہ بہزاد پر ترا ہی کرم
لکھ رہا ہے دل سے نعتِ حضور

طالبِ دعا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

Created in Master PDF Editor - Demo Version

بیانِ مدینہ

(۱)

اے صبحِ علیٔ عالم و دنیائے مدینہ   کونین کا ہر ذرّہ ہے شیدائے مدینہ

یارب بطفیلِ شہ والائے مدینہ   مرنے پہ بھی جائے نہ تمنّائے مدینہ

تم وہ ہو کہ کونین کی نظریں ہیں تمہیں پہ   اے صدرِ جہاں انجمن آرائے مدینہ

اوروں کو مبارک رہے یہ عشقِ مجازی   مجھ کو تو ملے حُبّ و تولائے مدینہ

رحمت بھی خدا کی ہو عبادت بھی خدا کی   وہ عشقِ مدینہ ہو کہ سودائے مدینہ

ایمان کی گر پوچھو تو دونوں میں جھلکتے   ذرّاتِ مدینہ ہوں کہ گلہائے مدینہ

بہزاد کروں شکر کے سجدوں کا تواتر

آئے جو نظر گنبدِ خضرائے مدینہ

(۲)

مدینے کے ہم ہیں مدینہ ہمارا   مدینے کی خاطر ہے جینا ہمارا

ادھر ہی کو ہے ارضِ بطحائے اقدس   جدھر جا رہا ہے سفینہ ہمارا

محمد محمد ہے ہونٹوں پہ ہر دم   یہی ذکر تو ہے خزینہ ہمارا

مدینے کی دُھن میں چلے جا رہے ہیں   نہ پوچھو نہ پوچھو قرینہ ہمارا

خوشا شمعِ عشقِ محمد کہ تجھ سے   منور ہے دل اور سینہ ہمارا

ہمارے تو ہیں ناخدا شاہِ یثرب   نہیں ڈوب سکتا سفینہ ہمارا

کہیں اور کیوں جائیں بہزادِ مضطر

ہے کافی ہمیں تو مدینہ ہمارا

(۳)

صد شکر کہ مقصودِ دعا پیشِ نظر ہے   آرام گہہ شاہِ ہدیٰ پیشِ نظر ہے

اے زورِ تصور ترے اس طرز کے قرباں   اک منظرِ فردوس ادا پیشِ نظر ہے

جالی کے مقابل ہیں کھڑے صاحبِ ایماں   ایمان و تیقن کی جلا پیشِ نظر ہے

بند آنکھوں سے بھی لذتِ دیدار ہے حاصل   بند آنکھوں سے کیا جانئے کیا پیشِ نظر ہے

سیراب ہے دل جامِ مئے عشقِ نبی سے   اک کیفیتِ ہوش ربا پیشِ نظر ہے

اب اور انھیں چاہئے کیا دونوں جہاں میں   جب روضۂ محبوبِ خدا پیشِ نظر ہے

Created in Master PDF Editor - Demo Version

چھوڑ دو یہ غمِ دلبر چلو سوئے مدینہ
بہزاد اگر راہِ بقا پیشِ نظر ہے

(۴)

مدینے کی حسرت نہ جائے الٰہی　　مدینہ یونہی یاد آئے الٰہی
رہے کچھ نہ باقی بجز یادِ طیبہ　　جہاں کو یہ دل بھول جائے الٰہی
نہ پہونچوں میں جب تک درِ مصطفےٰ تک　　تصور مرا بار پائے الٰہی
رہوں صرف سرگرمِ نعتِ پیمبر　　زباں پر نہ کچھ اور آئے الٰہی
جہاں روضۂ پاک شاہِ ہدا ہے　　تمنا وہاں سر جھکائے الٰہی
مئے عشقِ احمد سے سرشار ہوں میں　　مری بیخودی یہ نہ جائے الٰہی
زباں ہی سے بہزاد کی نعت نکلے
بدل جائے یہ جو ثنائے الٰہی

(۵)

ہے مدعائے روح و قلب و جگر مدینہ　　یارب رہے ہمیشہ پیشِ نظر مدینہ
اللہ لاج رکھ لے تو میری رہروی کی　　یعنی جدھر بھی جاؤں پاؤں اُدھر مدینہ

بیچین ہو رہے ہیں سجدے مری جبیں میں　　لے بیخودی دکھا دے ہر گام پر مدینہ
پیشِ نگاہ ہر دم ہے گنبدِ مقدس　　کیا خوش نصیب وہ ہیں جنکا ہے گھر مدینہ
فکر و نگاہ میں ہو بزمِ خیال میں ہے　　صبح و مسا مدینہ شام و سحر مدینہ
بہزاد پوچھتا ہے قسمت سے مجھ کو اپنی
پہونچونگا کس طرح میں اے بال و پر مدینہ

(۶)

ہوں جبہ کناں میں جو سرِ راہِ مدینہ　　ہو پیشِ نظر جلوہ گہِ شاہِ مدینہ
تیری ہی تجلی سے منور ہیں دو عالم　　اے بدرِ جہاں مہرِ زماں ماہِ مدینہ
یارب یہی بس ایک تمنائے دلی ہے　　اک بار تو میں دیکھ لوں درگاہِ مدینہ
آگے تو میرا کام ہے تو میرے مقدر　　پہونچا دے مجھے تا بہ درِ شاہِ مدینہ
اس جا کا ہر اک ذرہ ہے تقدس کا حامل　　ہر کون و مکاں منزلتِ آگاہِ مدینہ
آقائے زماں آپ ہیں مولائے جہاں آپ　　اے والیِ کل سرورِ دیں شاہِ مدینہ
بہزاد اگر عشقِ نبی مقصدِ دل ہو
ہر راہ سے آسان ہے یہ راہِ مدینہ

(۷)

مقصودِ دل و دیدہ مدینے کی فضا ہے
مطلوبِ نظر روضۂ محبوبِ خدا ہے

اللہ دکھائے ہمیں دربارِ مدینہ
لب پہ جو دعا ہے تو یہی ایک دعا ہے

جس راہ کو کہتا ہے جہاں راہِ مدینہ
میں تو یہ سمجھتا ہوں یہی راہِ ہُدیٰ ہے

وہ جو کہ ہیں سرتاجِ رسل سرورِ عالم
ان کا ہی رخِ پاک نگاہوں میں بسا ہے

وہ مہرِ مبیں ماہِ مبیں نورِ مبیں ہیں
ان کی ہی تجلّی سے دو عالم میں ضیا ہے

طٰہٰ ہیں وہی اور وہی یٰسین و مدثر
ان کے ہی تصدق میں ہر اک شے کی بنا ہے

بے خود ہے مرا قلب مئے عشقِ نبی سے
بہزاد ہر اک نعت مرے دل کی صدا ہے

(۸)

وہ آئی وہ آئی ہوائے مدینہ
ذرا مانگ لے دل دعائے مدینہ

الٰہی تو اس حال کو جانتا ہے
بہت مضطرب ہے دل برائے مدینہ

نہ کم ہو مرا ذوقِ نعتِ پیمبر
میں کہتا رہوں ماجرائے مدینہ

یہ کیا چاند سورج یہ کیا جن و انساں
دو عالم میں سب ہیں فدائے مدینہ

اسی کی بدولت ہے ہر ذرہ تاباں
ہے عالم میں ہر سو ضیائے مدینہ

مرادوں کی منزل دعاؤں کا مقصد
ہیں جانانِ کُل مہ لقائے مدینہ

میں بہزاد رہتا ہوں بے تاب ہر دم
برائے محمد برائے مدینہ

(۹)

قبلۂ عارفاں مدینہ ہے
سجدہ گاہِ دلاں مدینہ ہے

وہیں ہوتا ہے ختم جادۂ شوق
منزلِ دو جہاں مدینہ ہے

اے حدی خواں ہو گرمِ نعتِ نبی
مقصدِ کارواں مدینہ ہے

کیوں نہ لب پہ رہے درود و سلام
ہر قدم پر عیاں مدینہ ہے

وہیں ملتا ہے دل کو کیف و سکون
یعنی دار الاماں مدینہ ہے

جہاں چھاتا نہیں خزاں کا رنگ
صرف اک گلستاں مدینہ ہے

داغِ قلبِ حزیں چراغ اللہ
تجھ میں ہر دم نہاں مدینہ ہے

میں ہوں بہزاد مستِ یادِ حبیب
میرا مقصودِ جاں مدینہ ہے

(۱۰)

یثرب کے لئے ہے بے قراری — اللہ رے مری نگاہ داری
یثرب ہی دیار ہے وہ جس جا — اک جوشِ کرم سدا ہے جاری
اے صلّ علیٰ نگارِ یثرب — ہے ستم تجھی پہ گلعذاری
دے کر ہمیں بے خودی کا عالم — سکھلائے رموزِ ہوشیاری
جیسے بھی ہیں ہم مگر ہیں تیرے — تجھ ہی سے لگی ہے لَو ہماری
یثرب کو نہ جائیں تو کہاں جائیں — ملتی ہے وہیں سے استواری

بہزاد جو چاہتا ہے تسکین
رکھ لب پہ سدا درود جاری

(۱۱)

اے دل کی لگی تاخیر ہے کیا، دل کا تو تقاضا دیکھ لیا
ہم سمجھیں گے سب کچھ دیکھ لیا گر ہم نے مدینہ دیکھ لیا
وہ روضہ ہے معدنِ عرفاں کا وہ روضہ ہے مخزنِ ایماں کا
اس شخص کی قسمت کیا کہنا جس نے کہ وہ روضہ دیکھ لیا
اب ایک ہے ارماں ایک طلب دیکھ آئیں درِ جانانِ عرب
دنیا ہے مقامِ رنج و تعب دنیا کا تماشا دیکھ لیا
اک گام پہ پیدا مدہوشی اک گام پہ طاری کیفِ دلی
اے راہِ مدینہ صلّ علیٰ یہ فیض بھی تیرا دیکھ لیا

اب نعتِ نبی ہے اور ہے وہ اب دل کی لگی ہے اور ہے وہ
بہزاد کا عالم دیکھ لیا بہزاد کا نقشہ دیکھ لیا

(۱۲)

حاصلِ ہر یقیں شہِ بطحا — مری دنیا و دیں شہِ بطحا
مرکزِ عالمیں شہِ بطحا — منزلِ عارفیں شہِ بطحا
شاہِ بطحا مرادِ چشمِ جہاں — ہاں دلوں کے مکیں شہِ بطحا
شافعِ عاصیانِ عالم ہیں — رحمتِ عالمیں شہِ بطحا
باعثِ دوسرا وہ ہستی ہیں — وجہ چرخ و زمیں شہِ بطحا
فخرِ ہر اولیا و ہر رہبر — نازشِ مرسلیں شہِ بطحا
کامراں کیوں نہ ہم ہوں اے بہزاد — ہیں ہمارے معین شہِ بطحا

(۱۳)

دل جس پہ جھومتا ہو وہ نام ہو مدینہ — حق کی طرف سے ہم کو انعام ہو مدینہ
ایمان کی تو یہ ہو اس کو نہ راز سمجھو — آغاز ہے مدینہ انجام ہو مدینہ
یارب تجھے کرم کے صدقے میری نظر میں — ہر صبح ہے مدینہ ہر شام ہو مدینہ
جن کی نظر رسا ہو جن کو ہے عشقِ احمد — ان کیلئے تو ہر سو ہر گام ہو مدینہ
اللہ ری فضائیں اللہ ری ہوائیں — گہوارۂ سکون و آرام ہو مدینہ

سب کو بھلا چکا ہوں بہزاد زندگی میں
اب ہو تو میرے لب پر اک نام ہو مدینہ

(۱۴)

رشکِ ہفت آسماں مدینہ ہے — یعنی رفعت نشاں مدینہ ہے
جب تصور کیا قرار آیا — وجہ تسکینِ جاں مدینہ ہے
دل پہ ہوتی ہے بارشِ انوار — جب سے وردِ زباں مدینہ ہے
اس جگہ ہیں شفیعِ روزِ جزا — منزلِ بیکساں مدینہ ہے
سالکوں نے یہ راز بتلایا — مقصدِ عارفاں مدینہ ہے
ملتی ہے روح و قلب کو تسکین — جائے امن واماں مدینہ ہے

جہاں بہزاد غم نہیں رہتا
اک وہی آستاں مدینہ ہے

(۱۵)

نہ مجھے فنا کی تلاش ہے نہ مجھے بقا کی تلاش ہے
درِ مصطفیٰ کی ہے آرزو درِ مصطفیٰ کی تلاش ہے
وہ جو وجہ حسن و نمود ہے وہ جو جانِ کشف و شہود ہے
جو حبیبِ ربِ ودود ہے اسی پُر ادا کی تلاش ہے
وہ جو انبیاء کا ہے پیشوا وہ جو اولیا کا ہے مدعا
وہ جو راہِ حق کا ہے رہنما اسی رہنما کی تلاش ہے
کہاں مرا سر کہاں وہ زمیں کہاں وہ زمیں کہاں یہ جبیں
مری ابتدا کو تو دیکھئے اسے انتہا کی تلاش ہے
یہ وہ راز ہے جو نہاں بھی ہے یہ وہ راز ہے جو عیاں بھی ہے
جسے مصطفیٰ کی تلاش ہے اسی کو خدا کی تلاش ہے

(۱۶)

تصور میں وہ روضہ آ رہا ہے — مرا دل ہے کہ لوٹا جا رہا ہے
خوشا آیا نظروں میں بابِ رحمت — خوشا رحمت کا عالم چھا رہا ہے
نظر آنے لگی وہ پاک جالی — نظارہ ہوش کھوتا جا رہا ہے
درود و نعت کی آئیں صدائیں — خمارِ عشق بڑھتا جا رہا ہے
نظر آنے لگے وہ خوش مقدر — جنھیں لطفِ حضوری آ رہا ہے
کوئی چپ چاپ ہے کوئی مست و بیخود — کوئی اشکِ وفا برسا رہا ہے

اسی عالم میں دلِ بہزاد بولا
سنا تو بھی مدینے جا رہا ہے

(۱۷)

یثرب کی طرف ہم کو اے ذوقِ وفا لے چل
اے رحمتِ حق لے چل اے لطفِ خدا لے چل

مقصودِ تمنا ہے اس روضے کا نظارہ
معنیٔ طلب لے چل مفہوم دعا لے چل

تجھ کو یہ سبک باری اللہ نے بخشی ہے
ساتھ اپنے ہمیں بھی تو اے بادِ صبا لے چل

گلشن کی بہاریں یہ ان کا ہی تصدق ہیں
اے گل کی ہنسی لے چل پھولوں کی ادا لے چل

ان کی ہی بدولت ہے گویائی کا عالم بھی
اے حرفِ ندا لے چل اے لفظ و صدا لے چل

در در تو پھرایا ہے ہم جس کے نہیں شاکی
یثرب کی طرف بھی تو تقدیر ذرا لے چل

بہزاد کی حسرت بھی اے دل کی لگی سن لے
تا درگہِ مطلوب و محبوبِ خدا لے چل

(۱۸)

خوشا کر رہا ہوں بیانِ مدینہ — تصور میں ہے آستانِ مدینہ
معطر معطر ہواؤں کا عالم — منور منور جہانِ مدینہ
وہ مسکن ہے محبوبِ ربِ عُلا کا — نہ کیوں سب سے بالا ہو شانِ مدینہ

مدینے سے خالی نہیں کوئی عالم ملے گا ہر اک جا نشانِ مدینہ
ہمیں ناز اس پر ہے اللہ ری قسمت ہمارے ہیں شاہِ شہانِ مدینہ
دو عالم سے بہتر دو عالم سے بڑھ کر زمانے میں ہے اک جہانِ مدینہ
سلامی میری رُوح رہتی ہے ہر دم
میں بہزادؔ ہوں مدح خوانِ مدینہ

(١٩)

مرادِ نظر ہیں مدینے کی گلیاں مری چارہ گر ہیں مدینے کی گلیاں
وہاں چیز کیا ہے تب و تابِ عالم کہ رشکِ قمر ہیں مدینے کی گلیاں
ذرا کور چشمانِ عالم یہ سُن لیں علاجِ بصر ہیں مدینے کی گلیاں
سمجھتی ہیں رہرو کے طرزِ قدم کو بڑی باخبر ہیں مدینے کی گلیاں
مدینے کی گلیاں ہیں عارف کا کعبہ فقیروں کا گھر ہیں مدینے کی گلیاں
نہیں کوئی خطہ دو عالم کا جنت مگر سربسر ہیں مدینے کی گلیاں
میں بہزادؔ کھویا ہوں یادِ نبی میں
جو مدِ نظر ہیں مدینے کی گلیاں

(٢٠)

دنیا کو کیا بتاؤں کیا مجھ کو جستجو ہے
طیبہ کی آرزو تھی طیبہ کی آرزو ہے
اللہ رے مدینہ تیرا یہ رنگِ ایماں
ہر پتہ قبلہ جانب ہر ذرّہ قبلہ رو ہے
کیا ہو کے آ رہی ہے سرکار کی گلی سے
تو اے نسیم آخر کیوں آج مُشک بو ہے
اے تاجدارِ عالم ترے کرم کے صدقے
رحمت ہی ہر طرف ہے رحمت ہی چار سو ہے
لب بند ہیں تو کیا ہو محجوب جاب ہوں تو کیا ہے
خاموش رہ کے بھی دل سرگرمِ گفتگو ہے
اس پر درود ہر دم اس پر سلام ہر دم
جو مدعا ہے دل کا مقصودِ آرزو ہے
کھویا ہوا ہوں میں تو طیبہ کی آرزو میں
بہزادؔ میرا سب کچھ قربانِ جستجو ہے

Created in Master PDF Editor - Demo Version

(۲۱)

بھلا اور کیا ہو ثنائے مدینہ — کہ ہیں دونوں عالم فدائے مدینہ
قلوبِ دو عالم کا مقصودِ کامل — ہے جانِ رُسل پیشوائے مدینہ
ہے مرجھایا مرجھایا سا غنچۂ دل — ادھر بھی ذرا اے ہوائے مدینہ
مرا ہاتھ پھیلا ہے لیکن الٰہی — نہیں چاہتا کچھ سوائے مدینہ
زمانے کی شاہی کو لیکر کروں کیا — بنا دے مجھے تو گدائے مدینہ
مجھے ظلمتوں کا کوئی ڈر نہیں ہے — کہ پھیلی ہے ہر سو ضیائے مدینہ

میں بہزاد بیتاب رہتا ہوں ہر دم
برائے محمد برائے مدینہ

(۲۲)

کیوں نہ ہوں میں قربانِ مدینہ — دین ہے مرا جانانِ مدینہ
مالکِ دُنیا مالکِ عقبےٰ — شاہِ عرب سُلطانِ مدینہ
جانِ دو عالم جانِ زمانہ — جانِ رُسل جانانِ مدینہ

کفر کی ظلمت چھائی جو ہر سو — چمکا مہِ تابانِ مدینہ
اس کے مدارج اللہ اللہ — ہو گیا جو مہمانِ مدینہ
کس کا نہیں پُر دامنِ حسرت — کس پہ نہیں احسانِ مدینہ
ہر ذرّے پر سجدوں میں سر ہیں — اللہ اللہ شانِ مدینہ
جس پہ خزاں آ ہی نہیں سکتی — ہے جو فقط شبستانِ مدینہ

کر دے مجھے بہزاد الٰہی
مستِ مئے عرفانِ مدینہ

(۲۳)

خوشا عالمِ آب و تابِ مدینہ — کہ ممکن نہیں ہے جوابِ مدینہ
زہے تابشِ آفتابِ مدینہ — کہ دنیا ہوئی فیضیابِ مدینہ
ہمیں ناز اس پر ہے مولا ہمارا — ہے آقائے گردوں رکابِ مدینہ
تجلّیِ عالم پُر انوار و نوری — ضیا بخشِ کُل ماہتابِ مدینہ
کریں ہر قدم سجدۂ شکر باہم — جو ہم ہوں کبھی باریابِ مدینہ
الٰہی ہماری بھی آنکھوں کو دکھلا — بہارِ مدینہ شبابِ مدینہ

زہے جذبۂ عشق بہزادؔ مجھ کو
تصوّر دکھاتا ہے خوابِ مدینہ

(۲۴)

کرم اے جان و جانانِ مدینہ — کہ ہے مدّت سے ارمانِ مدینہ
تجلّی ہو رہا ہے ذرّہ ذرّہ — خوشا صبحِ درخشانِ مدینہ
معطر ہو رہا ہے لمحہ لمحہ — خوشا شامِ گل افشانِ مدینہ
یہی بستی ہے کعبہ حسرتوں کا — جہاں کیوں ہو نہ قربانِ مدینہ
تصوّر نے دکھائی ہیں بہاریں — نظر ہے محوِ بستانِ مدینہ
ادھر سے کیا ابھی گذری ہو یارب — نسیمِ عنبر افشانِ مدینہ
مری دنیا مری عقبیٰ مرادیں — شہِ کونینِ سلطانِ مدینہ

یہی بہزادؔ ہے معراج میری
کے دنیا ثنا خوانِ مدینہ

(۲۵)

چل دل لگی کچھ ہمت کر دربارِ مدینہ دیکھ آئیں
وہ جانِ بہارِ صد عالم گلزارِ مدینہ دیکھ آئیں
اب اور کوئی ارمان نہیں حسرت ہو تو اتنی حسرت ہو
آرام گہہ سرتاجِ رُسل سرکارِ مدینہ دیکھ آئیں
ہے جس کی تجلّی سے روشن یہ کون و مکاں یہ چرخ و زمیں
ہیں جس کی ضیائیں ہر سو وہ انوارِ مدینہ دیکھ آئیں
ساقی کی تمنا کب سے ہے چل بے خودیِ دل ہوش کی لے
اس میکدۂ ہر عالم کو سرشارِ مدینہ دیکھ آئیں
کچھ اشک بہائیں حال کہیں کچھ نعت پڑھیں کچھ وجد کریں
بہزادؔ حزیں معراج یہ ہے دربارِ مدینہ دیکھ آئیں

(۲۶)

مرادِ نگاہ و نظر ہے مدینہ — تمنائے قلب و جگر ہے مدینہ
تصوّر میں ہے بارگاہِ رسالت — خیالوں میں شام و سحر ہے مدینہ
الٰہی میرا رنگِ مستی سلامت — جدھر دیکھتا ہوں اُدھر ہے مدینہ
مرا درد ہے دردِ دوریِ بطحا — مرے درد کا چارہ گر ہے مدینہ

مبارک ہو ان کو جو جاتے ہیں طیبہ　　سلامت رہیں جن کا گھر ہے مدینہ
نہیں واقفِ راہ تو غم نہیں ہے　　بڑھوں گا اُدھر ہی جدھر ہے مدینہ
تصور پہ قربان رہتا ہوں ہر دم
کہ بہزاد پیشِ نظر ہے مدینہ

(۲۷)

اے دل کی لگی بڑھ اور ذرا اتنا تو قرینہ آ جائے
جب چاہوں تصور میں میرے دربار مدینہ آ جائے
یا شاہِ اُمم یا ختمِ رُسل طوفانِ بلا نے گھیرا ہے
تم چاہو تو فوراً اُمت کا ساحل پہ سفینہ آ جائے
یہ آپ کے نامِ نامی کا اعجاز ہے گر ہم ورد کریں
ہو کفر کا دل پارہ پارہ ظلمت کو پسینہ آ جائے
جس وقت کہ ہو ذکرِ شہِ دیں جب سمتِ وفا ہو دل کی جبیں
آنکھوں میں لٹانے کو یا رب اشکوں کا خزینہ آ جائے
جب تک بھی جیوں میں فخر کروں معراج ملی ہے یہ سمجھوں
بہزاد نظر گر خواب میں وہ جانانِ مدینہ آ جائے

(۲۸)

اے روح و جانانِ مدینہ　　مجھکو بھی ہے ارمانِ مدینہ
دل ہے فدائے روضۂ والا　　جاں ہے مری قربانِ مدینہ
ضو افگن ہے دونوں جہاں پر　　نورِ مہِ تابانِ مدینہ
لاتی ہیں صبح و شام ہوائیں　　خوشبوئے بُستانِ مدینہ
دونوں جہاں ہیں سر کو جھکائے　　ہیں قربانِ شانِ مدینہ
حق نے انھیں ہر طرح نوازا　　جو بھی ہوا مہمانِ مدینہ
ایک یہی بہزاد ہے ارماں
دیکھ لوں میں بُستانِ مدینہ

(۲۹)

یا رب سوئے مدینہ مستانہ بن کے جاؤں
اس شمع دو جہاں کا پروانہ بن کے جاؤں
عالم کی آرزو کا افسانہ بن کے جاؤں

اور اپنی حسرتوں کا نذرانہ بن کے جاؤں
جُز ان کی آرزو کے کوئی نہ مدعا ہو
دنیا کی ہر طلب سے بیگانہ بن کے جاؤں
ہر گام ایک سجدہ ہر گام یا محمدؐ
اس شان اس ادا کا مستانہ بن کے جاؤں
لب پہ درود جاری دل پر سرور طاری
اپنی حقیقتوں کا افسانہ بن کے جاؤں
بہزادؔ میرا عالم سمجھے گا کیا زمانہ
بے فہم کا تقاضا دیوانہ بن کے جاؤں

(٣٠)

مدینے کے یہ صبح و شام اللہ اللہ
فضا میں سکونِ تمام اللہ اللہ
قدم مست و بے خود جبیں وقفِ سجدہ
نظر محوِ بابُ السّلام اللہ اللہ

وہ اک کیف سا دم بدم لحظہ لحظہ
وہ اک لطف سا گام گام اللہ اللہ
وہ جالی کے باہر سروں کو جھکائے
غلاموں کا اک اژدہام اللہ اللہ
وہ آنکھوں سے سب کی رواں اشکِ الفت
خموشی عرض چپ چپ کلام اللہ اللہ
وہ ہر سمت سے اک درودوں کی بارش
وہ اک رنگ میں خاص و عام اللہ اللہ
خوشا خوش نصیبوں کی یہ باریابی
خوشا یہ درود و سلام اللہ اللہ
محبت کو دیتا ہے دل یہ صدائیں
مبارک بقائے دوام اللہ اللہ
عجب میکدہ ہے یہ بطحا کہ جس میں
نہ ساغر نہ مینا نہ جام اللہ اللہ

مگر مست و سرشار ہیں رند میکش
کہ ساقی کا ہے فیضِ عام اللہ اللہ
کرم ان کا بہزاد دی یاد اپنی
نہ تھا یہ نصیبِ غلام اللہ اللہ

طالبِ دعا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

درود و سلام

(۳)

تم پہ درود و سلام سرورِ جن و بشر
شاہ شہانِ زماں تاجِ سرِ تاجور
تم پہ درود و سلام مرکزِ دنیائے دل
مقصدِ چشم و نظر راحتِ قلب و جگر
تم پہ درود و سلام راہنمائے جہاں
مرشد ہر اولیا رہبر ہر راہبر
تم پہ درود و سلام اے سببِ دو جہاں
وجہ زمین و زماں باعثِ شام و سحر
تم پہ درود و سلام منزلِ فکر و خیال
کعبۂ اہلِ نگاہ قبلۂ اہلِ نظر

تم پہ درود و سلام شافعِ روزِ جزا
قاطعِ آلام و غم دافعِ آفات و شر
اس سے زیادہ میں اور وصف بھلا کیا کروں
حرزِ دلاں نامِ تست خاکِ درت تاجِ سر

(۳۲)

سلامٌ علیٰ تاجدارِ دو عالم — سکونِ دو عالم قرارِ دو عالم
سلامٌ علیٰ باعثِ زینتِ کُل — بہارِ زمانہ بہارِ دو عالم
سلامٌ علیٰ شافعِ روزِ محشر — کریمِ زماں غم گسارِ دو عالم
سلامٌ علیٰ آرزوئے زمانہ — حبیبِ خدا افتخارِ دو عالم
سلامٌ علیٰ آفتابِ ہدایت — مہ آفرینش نگارِ دو عالم
درود آپ پر اے زمانے کے مولا — شہ عالمیں شہریارِ دو عالم
نہ ہوتے اگر آپ دنیا میں پیدا — نہ ہوتا کوئی بھی وقارِ دو عالم
مرے ہاتھ میں تو ہے دامانِ احمدؐ
میں بہزاد کیوں ہوں نثارِ دو عالم

(۳۳)

درود ان پر جو آئے بے نواؤں کی صدا بن کر
سلام ان پر جو آئے بے کسوں کا آسرا بن کر
جنھوں نے دستگیری کی گنہگارانِ عالم کی
جو آئے کشتیِ بے چارگی کے ناخدا بن کر
جنھوں نے راہِ حق دکھلائی پیچ و خم کو سمجھایا
جو آئے دونوں عالم کے لئے اک رہنما بن کر
جنھوں نے ہم کو بتلایا حقیقی زندگی کیا ہے
جو آئے خود ہی اہلِ زندگی کا آئینہ بن کر
جنھوں نے روح کی پاکیزگی کا راز بتلایا
جو آئے راستیٔ دنیا کی و صدق و صفا بن کر
جنھوں نے عبد اور معبود کے رشتے کو سمجھایا
جو آئے ختمِ مرسل اور حبیبِ کبریا بن کر
درود ان پر پڑھو بہزاد اور بھیجو سلام ان پر
جو روحوں میں بسے رہتے ہیں دل کا مدعا بن کر

Created in Master PDF Editor - Demo Version

(۳۴)

آپ پر شاہِ دیں درود و سلام — رحمتِ عالمیں درود و سلام
باعثِ آفرینشِ عالم — وجہِ چرخ و زمیں درود و سلام
ابتدا و تمامِ ہر منزل — اوّلیں آخریں درود و سلام
مرکزِ ذاکرین و مشتاقیں — منزلِ عارفیں درود و سلام
پُر جمال و کمالِ محبوبی — نازش و نازنیں درود و سلام
رہنمائے صراطِ ہر عالم — رہبرِ راہِ دیں درود و سلام
نازش و افتخارِ ہر دنیا — فخرِ عرشِ بریں درود و سلام

کیوں نہ بہزاد یہ کہے دل سے
خلق کے دلنشیں درود و سلام

(۳۵)

درود ان پہ جو مصطفیٰ بن کے آئے
شہِ کُل حبیبِ خدا بن کے آئے

سلام ان پہ جو رحمتِ عالمیں ہیں
سراپا جو لطف و عطا بن کے آئے

تمنّا بنے جو نگاہِ جہاں کی
جو ہر قلب کے مدعا بن کے آئے

جو عینِ صداقت تھے عینِ صفا تھے
جو حق آشنا حق نُما بن کے آئے

وہ جن پر کہ قرآن نازل ہوا تھا
جو خود بھی کتابِ خدا بن کے آئے

وہ جن کے تمنّائی تھے سب پیمبر
جو ختم و شہِ انبیا بن کے آئے

جنھوں نے فقیروں کو شاہی عطا کی
جو ابرِ عطا و سخا بن کے آئے

میں بہزادِ مضطر انھیں کا گدا ہوں
جو عالم کے حاجت روا بن کے آئے

(۳۶)

اے شہِ فلک مقام الصلوٰۃ والسّلام
اے شفیقِ خاص و عام الصلوٰۃ والسّلام

متقی و پارسا پُر خلوص و پُر کرم
نیک طبع و نیک نام الصلوٰۃ والسّلام

حق نما و حق ادا حق صدا و حق جمال
حق نگاہ و حق کلام الصلوٰۃ والسّلام

ابتدا و انتہا و نور زا و نور بیز
نورِ صبح و رنگِ شام الصلوٰۃ والسّلام

رہنمائے دو جہاں و سرگروہِ عارفاں
اے امامِ ہر امام الصلوٰۃ والسّلام

کیجے در پہ اس کو یاد مضطرب ہے اب بہزاد
پڑھتا ہے یہ صبح و شام الصلوٰۃ والسّلام

(۳۷)

جو ہیں صاحبِ خیر و خیر الانام　　تہِ دل سے اُن پہ درود و سلام
وہ جن کیلئے دونوں عالم بنے　　جو ہیں باعثِ آمدِ صبح و شام
جو ہیں اشرف الانبیاء بالیقین　　جو ہیں دو جہاں کے امام الامام
وہ جن پر کہ اُترا کلامِ خدا　　وہ جو لے کے آئے خدا کا کلام
جنھوں نے کسی کو نہ دی بدُعا　　ہے جن کا لقب رحمتِ خاص و عام
وہ جن کی صداقت ہے ضرب المثل　　جنھوں نے دیا سب کو حق کا پیام
وہ جن کی محبت ہے عینِ نماز　　سکوں بخشتا ہے ہمیں جن کا نام

جو ہیں شاہِ کونین و آقائے کل
ہے بہزاد ناکارہ جن کا غلام

(۳۸)

اے شہِ مرسلیں سلام علیک　　سرورِ عارفیں سلام علیک
باعثِ کشف و ذوق و شوق و صلوٰۃ　　وجہ علم و یقیں سلام علیک

جانِ ہر منزلِ حیات و ممات　　رُوحِ دنیا و دیں سلام علیک
مرکزِ طالبین و مشتاقین　　منزلِ عاشقیں سلام علیک
مظہرِ اولین و نورِ خدا　　مرسلِ آخریں سلام علیک
اے حبیبِ خدا و محبوبِ کُل　　رحمتِ عالمیں سلام علیک

قلبِ بہزادؔ میں تم ہی تم ہو
اے دلوں کے مکیں سلام علیک

(۳۹)

سلامٌ علیک اے شہِ دوسرا　　سلام علیک احمدِ مجتبیٰ
دلوں کی تمنا سلامٌ علیک
دو عالم کے منتا سلامٌ علیک
زمانے کے مولا سلامٌ علیک　　سلامٌ علیک اے چراغِ ہدیٰ
سلامٌ علیک احمدِ مجتبیٰ

شفیعِ دو عالم سلامٌ علیک
نبیِ مکرم سلامٌ علیک
مداوئے ہر غم سلامٌ علیک　　سلامٌ علیک اے طبیب و شفا
سلام علیک احمدِ مجتبیٰ

شہِ دین و دنیا سلامٌ علیک
فقیروں کے ملجا سلامٌ علیک
گداؤں کے داتا سلامٌ علیک　　سلامٌ علیک اے جہانِ عطا
سلام علیک احمدِ مجتبیٰ

ہے بہزادؔ بے مایہ و بے ہنر
مگر کیجئے اس پہ کرم کی نظر
تمنا ہے اس کی حضوریِ در　　سلامٌ علیک اے نظر آشنا
سلامٌ علیک احمدِ مجتبیٰ

(۴۰)

جانِ بہارِ چمن تم پہ درود و سلام　　رنگِ سمن یاسمن تم پہ درود و سلام
رونقِ ہر زندگی معدنِ ہر روشنی　　زینتِ ہر انجمن تم پہ درود و سلام
تم پہ درود و سلام روحِ ندا و نوا　　جانِ صدا و سخن تم پہ درود و سلام

نورِ جہاں در جہاں تابِ زباں در زماں — رنگِ چمن در چمن تم پہ درود و سلام
مقصدِ لفظ و بیاں معنیٔ سِرِّ نہاں — حاصلِ نطق و دہن تم پہ درود و سلام
مالک و مولائے کُل سرور و آقائے کُل — جدِ حسینؓ و حسنؓ تم پہ درود و سلام
تم نے عطا کر دیا کیف وہ بہزاد کو
پڑھتی ہے دل کی لگن تم پہ درود و سلام

(۴۱)

بادشاہِ ہست و بود الصلوٰۃ والسّلام
اے حبیبِ کُل وجود الصلوٰۃ والسّلام
لُطف و بخشش و کرم رحمت و دوامِ حق
اے عطا و فضل و جود الصلوٰۃ والسّلام
مرکزِ نگاہ و فکر منزلِ خیال و ذکر
اے مرادِ ہر کشود الصلوٰۃ والسّلام
جہتِ خلقِ دو جہاں باعثِ زمین و زماں
وجہِ خلقت و نمود الصلوٰۃ والسّلام

صدرِ بزمِ ذاکریں بدرِ بزمِ عارفیں
شمعِ محفلِ سجود الصلوٰۃ والسّلام
شامِ گلشنِ حیات کامِ گلبنِ ممات
صبحِ عالمِ شہود الصلوٰۃ والسّلام
آپ پر مدام ہوں روز صبح و شام ہوں
صد صلوٰۃ صد درود الصلوٰۃ والسّلام

۴۲

اے شہِ عالمیں سلام علیک — وجہِ علم و یقیں سلام علیک
رہبرِ رہبرانِ دو عالم — خاتم المرسلیں سلام علیک
تاجدارِ گروہِ مشتاقاں — سرورِ عارفیں سلام علیک
اے چراغِ ہدایتِ عالم — مشعلِ سالکیں سلام علیک
مرکزِ طالبانِ راہِ طلب — منزلِ عاشقیں سلام علیک
باعثِ افتخارِ لوح و قلم — فخرِ عرشِ بریں سلام علیک
وجد میں رٹ رہا ہے یہ بہزاد — اے دلوں کے مکیں سلام علیک

(۴۳)

صاحبِ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام
حاملِ سترِ کثرت پہ لاکھوں سلام

ہے اس روشنی کی ضیا چار سو
شمعِ رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

مخزنِ لطف و خوبی پہ لاکھوں درود
معدنِ خیر و برکت پہ لاکھوں سلام

مرشدِ رہنمایانِ کون و مکاں
صدرِ بزمِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

بخشدیں جس کو خالق نے کل نعمتیں
ایسے ختمِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

بے نواؤں کو بخشیں جہاں بانیاں
بحرِ جود و سخاوت پہ لاکھوں سلام

جس کے گنبد کا ہے رنگ بہزاد سبز
اس مدینے کی جنت پہ لاکھوں سلام

(۴۴)

ہیں صدقے میں جن کے یہ کل کی نمود — انھیں پر سلام اور انھیں پہ درود
جنھوں نے کیا فاش کونین پر — یہ سترِ عدم اور یہ رازِ وجود
دکھایا ہمیں عالمِ زندگی — سمجھایا ہمیں نکتہ ہست و بود
جو ہیں صاحبِ خیر و ایثار و عدل — جو ہیں رحمت و فضل و الطاف وجود
ہے صدقے میں جن کے یہ علم و یقین — ہے جن کی بدولت یہ رنگِ سجود
جو مطلوبِ عالم ہیں مرغوبِ کل — ہے شیدائی خود جن کا ربِ ودود

یہی تو ہے بہزاد عینِ وفا
رہے لب پہ ہردم سلام و درود

(۴۵)

تمنائے عالم سلام علیک — نبیِ مکرّم سلام علیک
صداؤں سے واقف نواؤں کی جاں — دعاؤں کے محرم سلام علیک
حبیبِ خدا و مرادِ جہاں — طبیبِ دو عالم سلام علیک
زمانے کے محسن جہاں کے شفیق — مکرّم معظّم سلام علیک

Created in Master PDF Editor - Demo Version

مدینے میں ہم کو بھی بلوایئے　　تمنائی ہیں ہم سلام علیک
دلوں میں مسلسل ہے یادِ حضور　　زبانوں پہ پیہم سلام علیک
غمِ دو جہاں تو گذر جائے گا　　یہی ایک ہے غم سلام علیک
میں بہزاد کھو جاؤں اس شان سے
رہے لب پہ ہر دم سلام علیک

(۴۶)

یا نبی شفیع اکرم۔ یا حبیبِ فخرِ آدم۔ یا رسول جانِ عالم۔ آپ پر درود ہر دم
آپ ہیں ختمِ رسالت۔ آپ ہیں نازِ نبوت
آپ ہیں کانِ حقیقت۔ آپ ہیں خالق کے محرم
یا نبی شفیع اکرم۔ یا حبیبِ فخرِ آدم۔ یا رسول جانِ عالم۔ آپ پر درود ہر دم
آپ مرغوبِ خدا ہیں۔ آپ مطلوبِ خدا ہیں
آپ محبوبِ خدا ہیں۔ آپ ہیں جانانِ عالم
یا نبی شفیع اکرم۔ یا حبیبِ فخرِ آدم۔ یا رسول جانِ عالم۔ آپ پر درود ہر دم
آپ مونسِ جہاں ہیں۔ دستگیرِ انس و جاں ہیں
رحمتِ زمین زماں ہیں۔ آپ ہیں جہاں کے ہمدم
یا نبی شفیع اکرم۔ یا حبیبِ فخرِ آدم۔ یا رسول جانِ عالم۔ آپ پر درود ہر دم
آپ کا غلام بہزاد۔ کر رہا ہے کب سے فریاد
ملتجی ہے بہرِ امداد۔ چاہتا ہے کیفِ دائم
یا نبی شفیع اکرم۔ یا حبیبِ فخرِ آدم۔ یا رسول جانِ عالم۔ آپ پر درود ہر دم

(۴۷)

تمھیں پر ہوا ہے باعثِ ہست و جود
ہزاراں سلام و ہزاراں درود
تمھیں تو ہو مطلوبِ کون و مکاں
تمھیں تو محبوبِ ربِّ ودود
تمھاری بدولت ہے عرفانِ حق
تمھارا ہی صدقہ ہے کشف و کشود
فقط ہو تمھیں غایتِ دو جہاں
فقط ہو تمھیں باعثِ کل وجود

تمھیں تو ہو اصلِ بہارِ چمن
تمھیں حقیقی گلوں کی نمود

تمھیں ہو پسِ زندگی و ممات
تمھیں ہو سِرِّ راہ کتم و جود

تمھیں تو ہو بہزاد کی آرزو
جبھی اس کا ہے وِرد ہر دم درود

(۴۸)

اے شہِ بیکس نواز تم پہ درود و سلام
جانِ قیام و ثنا تم پہ درود و سلام

مخزنِ سِرِّ خفی معدنِ سِرِّ جلی
صاحبِ راز و نیاز تم پہ درود و سلام

فخرِ زمین و زماں باعثِ نازِ جہاں
نازشِ ارضِ حجاز تم پہ درود و سلام

پاک نفس پاک جو پاک ادا پاک خو
پاک دل و پاکباز تم پہ درود و سلام

شمع و چراغِ ہدیٰ مشعلِ راہِ وفا
حق نگہ و حق طراز تم پہ درود و سلام

صبحِ حقیقت نما شامِ حقیقت فزا
پردہ کشائے مجاز تم پہ درود و سلام

کیوں نہ فدا تم پہ ہو ہو جانِ و دلِ عاشقاں
تم تو ہو بندہ نواز تم پہ درود و سلام

(۴۹)

شافعِ عاصیاں سلام علیک — دردمندِ جہاں سلام علیک
رحمتِ دو جہاں سلام علیک — دست گیرِ زماں سلام علیک
رہنمائے رہِ طریقت و شرع — نازشِ رہبراں سلام علیک
مدعائے نگاہ و قلب و نظر — راحتِ عاشقاں سلام علیک
حق کے محبوب دہر کے مطلوب — سب کی روحِ رواں سلام علیک
کعبۂ سالکان و اہلِ نظر — قبلۂ عارفاں سلام علیک

Created in Master PDF Editor - Demo Version

میں ہوں بہزاؔد دستِ یادِ رسول
ہے جو وردِ زباں سلام علیک

(۵۰)

تم پہ ہر نفس درود تم پہ ہر گھڑی سلام
اے جمالِ ذاتِ حق اے شہِ فلک مقام
اے سراجِ سالکین اے مرادِ عارفین
اے کمالِ صادقین حق ادا و حق کلام
اے شفیعِ عاصیاں دستگیرِ بیکساں
پردہ پوشِ خاطیاں اے سکونِ خاص و عام
پاک ہیں و پارسا پاک قلب و پاک ادا
نیک وضع نیک رنگ نیک خو و نیک نام
تاجدارِ انبیا غمگسارِ اتقیا
اے بہارِ اصفیا رہنمائے ہر امام
اے رفیقِ بےکساں اے شفیقِ دو جہاں
اے کریمِ ہر زماں اے انیسِ ہر مقام
آپ کے حضور میں حالِ دل سناؤں میں
اک یہی ہے آرزو اے حضورِ خاص و عام

(۵۱)

صلوٰۃ و سلام و درود
انھیں پر جو ہیں باعثِ ہر وجود
جو سمجھا گئے سرِّ کتم و عدم
جو بتلا گئے معنی ہست و بود
جو لائے تھے ہمراہ کُل برکتیں
مُبارک تھا جن کا جہاں میں ورود
جو ہیں شافعِ بیکسانِ اُمم
جو ہیں رحمت و بخشش و فضل و جود
صباحِ تمنا و شامِ اُمید
مُرادِ دو عالم تھی جن کی نمود

ہے جن کی بدولت یہ ایمان و دیں
ہے صدقے میں جن کے حصول و کشود
خوشا جذبِ ایماں خوشا دردِ دل
زباں پر ہے بہزادؔ ہردم درود

(۵۲)

شاہِ خاص و شاہِ عام صد درود و صد سلام
عرش جا فلک مقام صد درود و صد سلام
نیک رنگ و نیک خو نیک قلب و نیک جو
نیک طبع و نیک نام صد درود و صد سلام
اے بنائے دو جہاں اے بقائے این و آں
اے مرادِ صبح و شام صد درود و صد سلام
حق ادا و حق خیال حق نما و حق جمال
حق نگاہ و حق کلام صد درود و صد سلام
اے امامِ مرسلاں اے امامِ دو جہاں
اے امامِ ہر امام صد درود و صد سلام
روحِ ذکر و بندگی روحِ فکر و بیخودی
جانِ سجدہ و قیام صد درود و صد سلام
میرے دل کو یا حضور کیف ایسا دیجئے
آپ پر پڑھے مدام صد درود و صد سلام

(۵۳)

خاتم المرسلیں درود و سلام — وجہِ علم و یقیں درود و سلام
رہبرِ دو جہانِ دو عالم — ہادیِ عالمیں درود و سلام
اشرف الانبیاء و فخرِ زماں — نازشِ مرسلیں درود و سلام
باعثِ آفرینشِ عالم — سببِ آں ایں درود و سلام
آپ نورِ خدا حبیبِ خدا — آپ ہیں عینِ دیں درود و سلام
آپ مقصودِ روح و قلب و نظر — آپ ایمان و دیں درود و سلام
در پہ بہزاد کو بلا لیجئے
کیوں رہے وہ حزیں درود و سلام

(۵۴)

منظرِ کبریا درود و سلام   مبتدا منتہا درود و سلام
حق نظر حق نگاہ حق آگاہ   حق ادا حق نما درود و سلام
تاجدار شہِ زمین و زماں   خواجۂ دوسرا درود و سلام
صبح عرفاں نواز و عشق فروز   شام ایماں فزا درود و سلام
کعبۂ آرزوئے قلب حزیں   قبلۂ شوق ما درود و سلام
مظہرِ اولیں و ختمِ رسل   خاتم الانبیاء درود و سلام
فخرِ نوح و کلیم و آدم و خضر   نازشِ انبیاء درود و سلام

ایسا بہزاد کو بنا دیجئے
بھیجے صبح و مسا درود و سلام

(۵۵)

اے چشمِ نظارہ ہوش میں آ جو سامنے منظر آتے ہیں
اس نورِ مدینہ کے قرباں اس نور میں ڈھل کر آتے ہیں
یثرب ہی وہ میخانہ ہے جہاں ہستی کو مرادیں ملتی ہیں
کچھ ہوش لٹا کر جاتے ہیں کچھ ہوش لٹا کر آتے ہیں
اس راز کو کیا سمجھے گا جہاں اللہ رے درِ سرکارِ زماں
ذرّے جو یہاں پہنچ جاتے ہیں وہاں بنکر مہ و اختر آتے ہیں
حسنِ ازلی نورِ ابدی ماہِ عرب ہی مہرِ عجمی
معراج کی شب ہو عرش پہ غل وہ نور سراسر آتے ہیں
رندانِ خراباتِ عالم وہ میکدہ یثرب ہے کہ جہاں
رقصاں دلِ میکش ہوتے ہیں وہ دور میں ساغر آتے ہیں
ذرّوں کو مبارک تابانی پھولوں کو مبارک حیرانی
عالم میں ضیا پھیلانے کو وہ نور کے پیکر آتے ہیں
بہزاد مرا عالم کیا ہے میں کسکو بتاؤں کس سے کہوں
میں قدموں کو ان کے چومتا ہوں لٹجائے جو ہو کر آتے ہیں

Created in Master PDF Editor - Demo Version

نعتیں

(۵۶)

اے شاہِ شاہاں ختمِ پیمبر — آقا و مولا سرکار و سرور

اے صبحِ ایماں اے شامِ عرفاں — اے حسنِ امکاں محبوبِ داور

اے دستگیرو اے منزلِ کُل — بندہ نواز و شافعِ محشر

طیبہ کی گلیاں اللہ اللہ — آپ کی ہیں خوشبو سے معطر

آپ ہی کے تو لطف و کرم سے — جاتے ہیں لاکھوں آپ کے در پر

یاد ہمیں بھی کیجئے آقا — ہم بھی تو دیکھیں طیبہ کا منظر

آپ ہی کے صدقے میں شہِ کُل

بن گیا ہے بہزاد سخنور

(۵۷)

مقصدِ چشم و آرزوئے دل صلی اللہ علیہ وسلم

حسن کے مرکز عشق کی منزل صلی اللہ علیہ وسلم

بزمِ شریعت ہو کہ طریقت بزمِ حقیقت ہو کہ محبت

ہر محفل کے صاحبِ محفل صلی اللہ علیہ وسلم

مرشدِ عالم مرشدِ پاکاں مرشدِ ہر دل مرشدِ ہر جاں

راہنما و رہبرِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم

رہروِ ہر منزل کا سہارا راہیِ ہر عالم کی تمنا

کشتیِ ہر اُمید کے ساحل صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ سرِ رازِ حقیقت یعنی کہ سرافرازِ حقیقت

پردہ کشائے پردۂ حائل صلی اللہ علیہ وسلم

تم ہی تو ہو بہزاد کے آقا تم ہی تو ہو بہزاد کے مولا

تم ہی تو ہو بہزاد کی منزل صلی اللہ علیہ وسلم

Created in Master PDF Editor - Demo Version

(٥٨)

اے شہِ کل سرکارِ مدینہ   مجھکو بھی ہو دیدارِ مدینہ
اف رے شرابِ عشقِ محمد   سب کو کیا میخوارِ مدینہ
کون و مکاں میں پھیلی ہے ہرسو   تاب و تبِ انوارِ مدینہ
بارِ الٰہا جائے نہ دل سے   یہ شوقِ دیدارِ مدینہ
جس کو بڑھا عرفانِ الٰہی   ہونے لگا سرشارِ مدینہ
چل تو ہی لے کر جذبِ تصور   تا بہ درِ سرکارِ مدینہ
کاش پڑھوں بہزاد کسی دن
نعت سرِ دربارِ مدینہ

(٥٩)

ہوں کیوں نہ خدا کیوں نہ ہوں قربانِ محمد
آنکھوں میں بسا ہے رُخِ تابانِ محمد
کرتا ہوں ہر اک فکر زِ سرکارِ مدینہ
کرتا ہوں ہر اک ذکر زِ عنوانِ محمد
ہر رازِ خفی سرِّ جلی کر دیا روشن
کونین پہ اللہ رے احسانِ محمد
حیرت میں ہیں کیوں حال مرا دیکھنے والے
ہاتھوں میں ازل ہی سے ہے دامانِ محمد
تو وہ ہے خزاں پاس ترے آ نہیں سکتی
اللہ رے اے رنگِ گلستانِ محمد
اوروں کے تو ارمان سے دل ہوتا ہے بے چین
دل پاتا ہے تسکین زِ ارمانِ محمد
بہزاد میری روح پہ اک کیف ہے طاری
جب سے کہ بنا ہوں میں ثنا خوانِ محمد

(٦٠)

خاتم الانبیاء شہِ کونین   احمدؐ مصطفےٰ شہِ کونین
رہنمائے جہاں و مُرسلِ حق   رہبرِ دوسرا شہِ کونین
رحمتِ عالمیں و راحتِ کُل   بحرِ جود و سخا شہِ کونین

ماہتابِ ہدایت و ارشاد — آفتابِ ہدیٰ شہِ کونین
اپنے روضے پہ ہم کو بلوا لو — یا حبیبِ خدا شہِ کونین
ہر مسلماں کا ہے یہی ارماں — اور یہی التجا شہِ کونین
مال و دولت ہو آل یا اولاد — تم ہو سب سے سوا شہِ کونین
اپنے بہزادِ مبتلا پر بھی
ایک چشمِ عطا شہِ کونین

(۶۱)

اے شفیقِ دوسرا حسنِ جہاں ہیں آپ
روحِ مرسلاں ہیں آپ جانِ بیکساں ہیں آپ
آپ ہی بہار ہیں آپ ہی نکھار ہیں
صبحِ گلستاں ہیں آپ شامِ بوستاں ہیں آپ
ہم پہ کیجئے کرم ہم پہ کیجئے عطا
رحمتِ زماں ہیں آپ رحمتِ زماں ہیں آپ
صرف آپ پر درود ہے علاجِ دردِ و غم

مرکزِ سکوں ہیں آپ منزلِ اماں ہیں آپ
آپ ہی کی ذات ہے مظہرِ جمالِ حق
حق طراز و حق ادا حق کے رازداں ہیں آپ
رہروانِ جذب ہوں رہروانِ حال ہوں
کوئی کارواں سبھی میرِ کارواں ہیں آپ
آپ پر درودِ دل آپ پر سلامِ دل
میرے لفظ لفظ کے حاصلِ بیاں ہیں آپ

(۶۲)

کہے جا زباں ماجرائے محمد — کہے جا مرے دل ثنائے محمد
عجب ذاتِ اقدس ہے اللہ اکبر — کہ خود ہو گیا حق فدائے محمد
وہی باعثِ خلقِ کون و مکاں ہیں — دو عالم یہ ہے کیا؟ ضیائے محمد
نہیں جانتا کچھ نہیں جانتا کچھ — سوائے محمد سوائے محمد
نہ کیوں ان کی رحمت پہ قربان جاؤں — کہ ہے خیرِ کل مدعائے محمد
زمیں سے فلک تک فلک سے زمیں تک — ہر اک چیز ہے آشنائے محمد

تمنا ہے بہزآد پہنچوں مدینے
کروں جھوم کر میں ثنائے محمدؐ

(۶۳)

اے ختمِ رُسل اے اوّلِ کل اے مخبرِ صادق شمعِ ھدیٰ
اے مہرِ عرب اے ماہِ عجم اے نورِ علا و محبوبِ خدا
اے بندہ نواز و شاہِ شہاں۔ اے وجہِ یقین جنت ایماں
اے رحمتِ حق اے بحرِ کرم۔ اے شاہِ سخا۔ اے صبحِ عطا
اے مقصدِ چشم و قلب و نظر اے آرزوئے ہر فرد و بشر
اے کعبۂ ارماں کعبۂ دل۔ اے قبلہ ادا۔ اے قبلہ نما
اے رہبرِ عالم ہادیٔ دیں۔ اے باعثِ خلقِ چرخ و زمیں
اے پشت پناہِ ہر بیکس۔ اے صاحبِ لطف و جود و سخا
اے رنگ و بہارِ دو عالم۔ اے جان و نگارِ دو عالم
اے صاحبِ معراج و منصب۔ مطلوبِ خدا۔ مرغوبِ خدا
بہزآد کا ہے بس اک ارماں جالی کے مقابل نعت پڑھے
بہزآدِ حزیں کو بلوا حسنین کے صدقے میں شاہا

(۶۴)

اے نورِ پیکر نورِ مجسم — روحِ زمانہ جانِ دو عالم
مرشدِ دوراں رہبرِ کامل — ختمِ رسولاں ہادیٔ اعظم
فخرِ مسیح و نازشِ موسیٰ — خضر کے رہبر نوح کے ہمدم
محبوبِ خالق مرغوبِ خالق — مطلوبِ خالق مقصودِ عالم
کعبۂ حسرت قبلۂ ارماں — مرکزِ عرفاں منزلِ قائم
جود و عنایت مہر و مروّت — رحمتِ اکمل لطفِ مجسم
یاد نہ جائے آپ کی دل سے
یوں ہی رہے بہزآد کا عالم

(۶۵)

مرے جان و دل شاہ شاہاں کے صدقے
حبیبِ خدا وجہِ ایماں کے صدقے
سہارا ہے ہم کو انھیں کے کرم کا

Created in Master PDF Editor - Demo Version

انیس و شفیقِ غریباں کے صدقے

ہمیں منزلِ عشق بخشی ہے جس نے
میں اس رہبرِ راہِ عرفاں کے صدقے

مٹی ظلمتِ کفر جس کی ضیا سے
میں اس ماہ و مہرِ درخشاں کے صدقے

مجسّم جو ہے رحمتِ دو جہانی
اسی معدنِ لطف و احساں کے صدقے

جو ہے منزلِ اولیائے تمامی
اسی روح و جانِ رسولاں کے صدقے

مدینے کی دُھن ہے مدینے کی حسرت
میں بہزاد ہوں اپنے ارماں کے صدقے

(۶۶)

غایتِ ذوق و شوق و تمنّا صلی اللہ علیہ وسلم
وجہِ مراد و مقصد و منشا صلی اللہ علیہ وسلم

بحرِ سخاوت معدنِ عرفاں گنجِ محبت مخزنِ ایماں
معنیٔ قبلہ ۔ حاصلِ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم

جانِ رسولاں ۔ ہادیِ اکبر منزلِ ایقاں ختمِ پیمبر
فخرِ مسیح و نازشِ موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عینِ عطا و عینِ مروّت ۔ عینِ سخا و عینِ عنایت
مہرِ مجسّم ۔ لطفِ سراپا صلی اللہ علیہ وسلم

ہر بےکس کے دل کے سہارے ۔ مجبوروں کی آنکھ کے تارے
سرورِ عالم ۔ دہر کے مولا صلی اللہ علیہ وسلم

کیجئے طلب بہزادِ حزیں کو اپنے دیارِ پاک میں اک دن
لے جان و جانانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۶۷)

گر نامِ محمدؐ وردِ زباں اے جذبۂ کامل ہو جائے
آلامِ زمانہ دور رہیں آسان ہر مشکل ہو جائے
اے عشقِ محمدؐ کیا کہنا طیبہ جو نظر میں بس جائے

Created in Master PDF Editor - Demo Version

ویرانہ کبھی گلشن بن جائے تنہائی کبھی محفل ہو جائے

دربارِ مدینے میں جا کر جالی کے مقابل نعت پڑھوں
اللہ کسی صورت پوری یہ آرزوئے دل ہو جائے

گر خواب میں وہ محبوبِ خدا اک بار ہی جلوہ دکھلائے
دامانِ تمنا بھر جائے تسکین بھی حاصل ہو جائے

بہزادِ حزیں دنیا والے سمجھیں گے نہ میرے عالم کو
جب تک کہ لہو ان اشکوں میں آ آ کے نہ شامل ہو جائے

(٦٨)

اشرف الانبیاء کی یہ نعت ہے — نازشِ دوسرا کی یہ نعت ہے
گوشِ دل سے سنو ادب سے سنو — حضرتِ مصطفےٰ کی یہ نعت ہے
دل میں پیدا کرو خلوص و وفا — پیکرِ صدق و وفا کی یہ نعت ہے
لب پہ جاری رکھو درود و سلام — شافعِ ہر خطا کی یہ نعت ہے
جس کی ہے ہر ادا پہ حق شیفتہ — اس حسیں پُر ادا کی یہ نعت ہے
جس کی ہر سانس تھی خدا کیلئے — ہاں اسی ناخدا کی یہ نعت ہے

کیوں نہ بہزادؔ میں پڑھوں جھوم کر
میرے قلبِ آشنا کی یہ نعت ہے

(٦٩)

اللہ غنی رحمتِ سلطانِ مدینہ
ہے سب کے لئے شفقتِ سلطانِ مدینہ

اللہ کے محبوب ہیں اللہ کے مطلوب
اللہ رے یہ عظمتِ سلطانِ مدینہ

وہ وجہ بشر وجہ جہاں باعثِ کُل ہیں
ادنیٰ سی یہ ہے رفعتِ سلطانِ مدینہ

وہ دولتِ دیدارِ خدا سے ہوئے سیراب
جو دیکھ چکے صورتِ سلطانِ مدینہ

یارب رہوں تا زیست یونہی مستِ محبت
دل سے نہ مٹے حسرتِ سلطانِ مدینہ

ایمان کی کہتا ہوں کہ ایمان تو یہ ہے

ایمان ہے فقط اُلفتِ سلطانِ مدینہ

بہزاد میرا حال نہ سمجھے گا زمانہ
مجھ پر ہے بہت رحمتِ سلطانِ مدینہ

(۷۰)

اے شفیعِ دوسرا مدعا تمھیں تو ہو
بیکسوں کا ہر طرح آسرا تمھیں تو ہو

صبح کی بہاریں شام کے نکھاریں
جلوہ گر تمھیں تو ہو جلوہ زا تمھیں تو ہو

ہو تمھیں تو رہنما جادۂ حیات کے
کشتیِ حیات کے ناخدا تمھیں تو ہو

کب کسی کی ہے مجال تم سے سر اُٹھا سکے
درمیان عہد و حق واسطہ تمھیں تو ہو

راہِ ذوق راہِ شوق راہِ جذب راہِ کیف
کوئی راستہ سہی رہنما تمھیں تو ہو

جس کو کہہ رہا ہوں میں راز کی یہ بات ہے
ناز اور نیاز کا سلسلہ تمھیں تو ہو

تم پہ صبح بھی درود تم پہ شام بھی درود
ابتدا تمھیں تو ہو انتہا تمھیں تو ہو

(۷۱)

شہِ انس و جاں محمدؐ شہِ ہر بشر محمدؐ
شہِ دو جہاں محمدؐ شہِ بحر و بر محمدؐ

یہی سِرِّ عاشقاں ہے یہی رمزِ عارفاں ہے
ہیں نفس نفس محمدؐ ہیں نظر نظر محمدؐ

ذرا بے خبر سمجھ لیں ذرا کم نظر سمجھ لیں
غمِ ہست و بود کیسا کہ ہیں چارہ گر محمدؐ

سحر اور شب زباں سے نہ ہو کیوں درود جاری
کہ ہیں جانِ شب محمدؐ ہیں دلِ سحر محمدؐ

وہ ہزار پیچ و خم ہوں وہ ہزار زیر و بم ہوں

مجھے خوفِ رہگذر کیا کہ ہیں راہبر محمّد
جبھی ختم کیں خدا نے سبھی نعمتیں انھیں پر
کہ پیمبرانِ عالم کے ہیں تاجِ سر محمّد
میری زندگی کا حاصل میری بندگی کا مقصد
ہے درود بر محمد ہے سلام بر محمّد

(۷۲)

اے مکینِ گنبدِ خضرا رسولِ ہاشمی
اے نبیِ آخریں اے رہبرِ ہر زندگی
اے شہنشاہِ زماں اے تاجدارِ دوجہاں
اے حضورِ عالمیں سرکارِ خشکی و تری
اے کمالِ نورِ خالق اے جمالِ بے مثال
اے مہِ کون و مکاں اے آفتابِ دلبری
اے حبیبِ کبریا اے صاحبِ معراجِ حق
منزلِ رازِ خفی و منبعِ سرِّ جلی

اے شفیعِ روزِ آخر دستگیرِ بیکساں
دافعِ آفاتِ عالم قاطعِ ہر بے بسی
مدعائے ہر دو عالم حاصلِ دنیا و دیں
اے مرادِ ہر نفس اے صبح و شامِ زندگی
یہ تمنا ہے وہاں بہزاد کو بلوائیے
جس جگہ بہزاد پہ چھا جائے رنگِ بیخودی

طالبِ دعا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

شبِ ولادت (محمدؐ نبی کریم صلعم)

(۷۳)

یہ شب اور یہ شب کی بہار اللہ اللہ — یہ اور یہ اس کا نکھار اللہ اللہ
تجلی تجلی درخشاں درخشاں — ہر اک شئے ز خود جلوہ یار اللہ اللہ
فضا میں تجلی خلا میں تجلی — ہے ظلمت کو اک انتشار اللہ اللہ
چمن مہکا مہکا جہاں مہکا مہکا — ہر اک ذرہ ہے عطر بار اللہ اللہ
ملائک میں اک شورِ صلِّ علیٰ ہے — دو عالم میں ہے اک پکار اللہ اللہ
ازل سے ہے جو تاجِ شاہی کا حامل — ہے آنے کو وہ تاجدار اللہ اللہ
نبیِ مکرم شفیعِ دو عالم — جو ہے رحمتِ کردگار اللہ اللہ
امیدِ کُل آرزوئے زمانہ — جو ہے نازشِ روزگار اللہ اللہ
حبیبِ الٰہی طبیبِ دو عالم — دوائے دلِ بے قرار اللہ اللہ
غریبوں کا والی یتیموں کا مولیٰ — کرم گستر و غم گسار اللہ اللہ
غلاموں کا ماوا فقیروں کا ملجا — اخوت کا آئینہ دار اللہ اللہ
سرِ بزم اک شمع ہر رنگ ہر گوں — سرِ رزم اک شہسوار اللہ اللہ
یہ عالم کہ با وصفِ مختارئ کل — یہ حلم اور یہ انکسار اللہ اللہ
گماں کو بھی آخر یقیں ہو رہا ہے — حقیقت ہے خود آشکار اللہ اللہ
درود و سلام اس گلِ ہر چمن پر — بہاروں کی جو ہے بہار اللہ اللہ

میں ہوں بہزاد دستِ ولائے محمد
ازل سے ہے اب تک خمار اللہ اللہ

(۷۴)

اے دو جہاں کے سرور صلِّ علیٰ محمدؐ
اے نورِ خاص داور صلِّ علیٰ محمدؐ
اے ختمِ مرسلانی اے نازِ ہر زمانی
اے خاتمِ پیمبر صلِّ علیٰ محمدؐ

Created in Master PDF Editor - Demo Version

۷۰

اے معدنِ طریقت اے مخزنِ شریعت
اے ہر نظر کے جوہر صلِّ علیٰ محمدؐ
اے بے بسوں کے ملجا اے بے کسوں کے ماوا
حامی و بندہ پرور صلِّ علیٰ محمدؐ
اے سالکوں کی منزل اے عارفوں کے مرکز
اے رہبروں کے رہبر صلِّ علیٰ محمدؐ
مرغوبِ ہر دو عالم مطلوبِ ہر دو دنیا
محبوبِ پاک داور صلِّ علیٰ محمدؐ
بہزاد کی تمنّا تم سے بس اس قدر ہے
اس کو بلا لو در پر صلِّ علیٰ محمدؐ

۷۵

تم باعثِ خلقِ دنیا ہو تم وجہِ بنائے عالم ہو
تم مہرِ عرب تم ماہِ عجم۔ تم نورِ ضیائے عالم ہو
تم حامیِ دردرسیداں ہو تم پشتِ پناہ غریباں ہو
تم شافعِ روزِ محشر ہو تم عقدہ کشائے عالم ہو
حیرت میں ہیں اہلِ چشم و نظر کیا سمجھیں تمھیں اے جانِ بشر
تم سترِ فنائے عالم ہو۔ تم رازِ بقائے عالم ہو
تم مخزنِ رنگِ بہاراں تم معدنِ صوتِ ہزاراں ہو
تم جانِ ہوائے عالم ہو تم روحِ فضائے عالم ہو
بہزاد جو کچھ عالم ہے تم سے نہ کہے تو کس سے کہے
تم ہی تو طبیبِ عالم ہو تم ہی تو دوائے عالم ہو

(۷۶)

سب کے آقا محمدِ عربی — سب کے مولا محمدِ عربی
رنگ جتنے بھی ہیں دو عالم میں — سب کے ملجا محمدِ عربی
رمزِ عارف ہے یہ خدا کی قسم — دین و دنیا محمدِ عربی
یاد کھا دیتے ہیں بغداد — یا مدینہ محمدِ عربی
مونسِ خضر و آدم و الیاس — روحِ عیسیٰ محمدِ عربی
زندگی و ممات دونوں کا — ہیں سہارا محمدِ عربی

Created in Master PDF Editor - Demo Version

میں تو بہزادؔ ہر مصیبت میں
کہتا ہوں یا محمدِ عربی

(۷۷)

مخزنِ تابش و ضیا صلِّ علیٰ محمدٍ — وجہِ نمودِ دوسرا صلِّ علیٰ محمدٍ
راہنمائے اصفیا رہبرِ جانِ اولیا — خاتم و ختمِ انبیا، صلِّ علیٰ محمدٍ
پشتِ پناہِ عاصیاں بندہ نوازِ دو جہاں — ابرِ عنایت و عطا صلِّ علیٰ محمدٍ
صدرِ تمام کائنات مہرِ تمامِ شش جہات — بدرِ ہدایت و ہدیٰ صلِّ علیٰ محمدٍ
قلب کو اک مزا ملا روح پہ چھائی بیخودی — جب بھی زباں پہ آ گیا صلِّ علیٰ محمدٍ
اُس کو رہیں نہ مشکلیں ہو گئیں پار منزلیں — جس نے بھی دل سے کہدیا صلِّ علیٰ محمدٍ
اے شہِ دوسرا مجھے کیف کچھ ایسا دیجئے — لب پہ مرے رہے سدا صلِّ علیٰ محمدٍ

(۷۸)

کس کو نہیں سودائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حق بھی تو ہے شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نور فروزِ کون و مکاں ہے منبعِ تابِ بزمِ جہاں ہے
عکسِ رُخِ زیبائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نعرہ بہ ذکرِ پاک و مطہر نغمہ بہ یادِ روئے منور
سجدہ بہ نقشِ پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
راہِ شریعت راہِ طریقت راہِ حقیقت راہِ محبت
ہر منزل دنیائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہوش نہ آئے بھی تو کیا ہے ہوش نہ جائے بھی تو کیا ہے
ہر صہبا صہبائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لازم اور ملزوم ہیں دونوں بات یہ ہے بہزادِ فسردہ
عشق خدا سودائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(۷۹)

دونوں جہاں کا ارماں تمھیں ہو — اور حبیبِ سبحاں تمھیں ہو
تم نے دکھائی راہِ حقیقت — راہنمائے دوراں تمھیں ہو
زینتِ کُل ہے ذات تمھاری — وجہِ عروجِ انساں تمھیں ہو
کیف و سرور و گریہ و مستی — ہر عالم کا عنواں تمھیں ہو

تم سے اجالا ہے ہستی میں　　یعنی چراغِ ایماں تمھیں ہو
کہا یو چھتے ہو سبکے دلوں سے　　شاہ تمھیں ہو سلطاں تمھیں ہو
طیبہ میں اے بہزاد یہ کہتا
دین تمھیں ہو ایمان تمھیں ہو

(۸۰)

اے روح و جانِ عالم صلِّ علیٰ محمد
تم پر درود ہر دم صلِّ علیٰ محمد
تم رحمتِ جہاں ہو امیدِ عاصیاں ہو
تم سب کے ہو کرم صلِّ علیٰ محمد
تم وجہِ زندگانی ۔ تم باعثِ زمانی
تم غایتِ دو عالم صلِّ علیٰ محمد
تم جانِ اولیاء ہو ۔ ایمانِ انبیاء ہو
تم ہو رسولِ اعظم صلِّ علیٰ محمد
تم رہنمائے دنیا ۔ تم ہو چراغِ عقبیٰ
تم رہبرِ دو عالم صلِّ علیٰ محمد
جو اہلِ دل ہیں ان کو جو حق نگر ہیں ان کو
آتے ہو یاد ہر دم صلِّ علیٰ محمد
صلِّ علیٰ محمد بہزاد میری دنیا
بہزاد میرا عالم صلِّ علیٰ محمد

(۸۱)

جہاں میں ہیں سب بیقرارِ محمد　　تمنائے کُل ہے دیارِ محمد
مئے معرفت کا ہے میخانہ طیبہ　　خوشا وہ جو ہیں بادہ خوارِ محمد
تمنائیں صدقے مرادیں تصدق　　ہر اک حسرتِ دل نثارِ محمد
نہ ہے جاہ و حشمت نہ ہے شان و شوکت　　دلوں پر ہے قائم وقارِ محمد
وہ معراج کی شب عجب دلربا تھی　　کہ حق کو تھا خود انتظارِ محمد
مرا عالمِ شوق ہو اس سے ظاہر　　میری فکر ہے تا دیارِ محمد
تمنا ہے بہزاد مجھ کو کہیں سب
فدائے محمد نثارِ محمد

اے شہِ دنیا و دیں وجہِ وجود و بقا
خاتمِ ختمِ رسل مظہرِ نورِ خدا

منزلِ ہر آرزو مقصدِ ہر جستجو
مخزنِ لطف و عطا معدنِ جود و سخا

مالک و مولائے کُل۔ جان و تمنائے کُل
حسرتِ دلہائے کُل یعنی حبیبِ خدا

راہبرِ گمرہاں ۔راہنمائے جہاں
عقدہ کشائے زماں شافعِ روزِ جزا

طالب و مطلوبِ حق راغب و مرغوبِ حق
عاشق و محبوبِ حق حق نگر و حق ادا

مال ہو اولاد ہو آل ہو یا آبرو
آپ پہ ہر شئے نثار آپ ہیں سب کے سوا

ہجرِ مدینہ میں ہے آپ کا بہزاد گم
یا شہِ دیں کیجئے اس پہ بھی چشمِ عطا

شاہِ دیں شہِ دنیا وجہِ دوسرا تم ہو
سب کی آرزو تم ہو سب کا مدعا تم ہو

تم ہو مرشدِ دوراں تم ہو رہبرِ انساں
روحِ عارفاں تم ہو جانِ انبیاء تم ہو

تم سے ہی تو روشن ہے یہ جہانِ امکانی
نور بخش کل عالم پیکرِ ضیا تم ہو

تم انیسِ دنیا ہو تم شفیقِ عالم ہو
ہر غریب و بیکس کا صرف آسرا تم ہو

کون ہے دو عالم میں جس کے تم نہیں محسن
صاحبِ عطا تم ہو رحمتِ خدا تم ہو

راز ہے یہی ایسا جس کو سب سمجھتے ہیں
اس کا مدعا ہے حق جس کا مدعا تم ہو

کیا طلب ہے اے بہزاد تم کو مل چکی معراج
شکر ہے کہ سرمستِ مدحتِ دوسرا تم ہو

Created in Master PDF Editor - Demo Version

(۸۴)

شاہِ کونین شاہِ مدینہ ڈوب جائے نہ میرا سفینہ
آپ ہیں معدنِ جود و بخشش آپ ہیں رحمتوں کا خزینہ
آپ ہیں حاکمِ ہر شریعت آپ ہیں صاحبِ ہر قرینہ
آپ کی نکہتیں اللہ اللہ عطر سے بھی ہے بڑھ کر پسینہ
جس کو کہتے ہیں سب بامِ عرفاں آپ کا عشق ہے اس کا زینہ
کیجئے دل پہ اک چشمِ رحمت ٹوٹ جائے نہ یہ آبگینہ

عالمِ ذوقِ بہزاد یہ ہے
عشق آیا ہے سینہ بہ سینہ

(۸۵)

محمد محمد جو وردِ زباں ہے بہت دور مجھ سے غمِ دو جہاں ہے
مدینے کے رستے میں لے جانے والو ہر اک گام پر اک منزل نہاں ہے
جہاں دونوں عالم ہیں سرشار و بیخود مرا کعبۂ دل وہی آستاں ہے
مرا حال دیکھو میرا حال سمجھو نہ پوچھو نہ پوچھو میرا دل کہاں ہے

مئے عشقِ احمد سے مخمور ہوں میں یقیں میری منزل میں اب ہر گماں ہے
درود و سلام اس شہِ دوسرا پر کہ جس کے لئے یہ زمیں ہے زماں ہے

رہوں کیوں نہ میں مست بہزاد ہر دم
تصور میں میرے وہی آستاں ہے

(۸۶)

لیتا ہے بصد ذوق جو دل نامِ محمد
آتا ہے ہر اک سانس میں پیغامِ محمد

نیکوں کی صفِ خاص میں خاطی بھی کھڑے ہیں
اے صلِّ علیٰ رحمت و اکرامِ محمد

خالق سے ہمیں رابطہ بخشا ہے انھیں نے
یہ دین یہ ایمان ہے اکرامِ محمد

اے ذوقِ تمنا مجھے لے چل اسی جانب
طیبہ ہی تو ہے جلوہ گہہ عامِ محمد

صد شکر کہ معراجِ وفا مل گئی مجھ کو
بہزاد میں ہوں بندۂ بے دامِ محمد

Created in Master PDF Editor - Demo Version

اے کاش وہ دن آتا سرکار میں ہو آتا
جالی کے مقابل میں جی کھول کے رو آتا

رحمت کی وہاں بارش ایک لحظہ نہیں تھمتی
جو داغ ہیں عصیاں کے ان داغوں کو دھو آتا

کھو آتا میں اس در پر یہ شوق جبیں سائی
یہ ذوقِ نظارا بھی نظاروں میں کھو آتا

گم کرتا وہاں جا کر جُز ان کے ہر اک شئے کو
ہر صورتِ لاحاصل اشکوں میں ڈبو آتا

جُز ان کی تمنا کے دنیا کی طلب کیوں ہے
اس ہوش سے عاجز ہوں اس ہوش کو کھو آتا

گھبراتا ہے دل میرا بیدار ہوں مدّت سے
چھاؤں میں مدینے کی کچھ دیر کو سو آتا

مدّت سے تمنا ہے یہ قلب گرفتہ کی
بہزاد وہاں جا کر خود اپنے کو کھو آتا

بھلا میں اور ان کی ثنا اللہ اللہ — کہ جو ہیں حبیبِ خدا اللہ اللہ
وہ نورِ تمام و ضیائے مکمّل — ہے جن کے لئے والضحیٰ اللہ اللہ
جو ہیں باعثِ آفرینش جہاں کے — جو ہیں وجہ ارض و سما اللہ اللہ
جو ہیں منزلِ اولیائے دو عالم — جو ہیں اشرف الانبیاء اللہ اللہ
وہ جن تک پہنچ کر ہیں کونین بے خود — جو ہیں فکر کی انتہا، اللہ اللہ
وہ جن پر فدا آل و اولاد و دولت — جو مجھ کو ہیں سب سے سوا اللہ اللہ
زہے نامِ اقدس کہ سنتے ہی لب سے — نکلتا ہے بے ساختہ اللہ اللہ
محمد محمد کا مقصد یہی ہے — کہ ہے میرے دل کی صدا اللہ اللہ

تصور جو بہزاد طیبہ کا آیا
زباں پر ہے صلِّ علیٰ اللہ اللہ

طالبِ دعا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

(۸۹)

عالم کے شہر یار بنائے گئے ہیں آپ
کونین کا وقار بنائے گئے ہیں آپ

کیوں کر اُٹھے نہ سب کی نظر آپ کی طرف
ہر قلب کا قرار بنائے گئے ہیں آپ

وہ شرع کا چمن ہو کہ گلشن ہو فقر کا
ہر رنگ کی بہار بنائے گئے ہیں آپ

ہیں آپ ہی تو حامی و بیکس نوازِ دہر
دنیا کے غم گسار بنائے گئے ہیں آپ

ہے جس کے سر سے تاجِ شفاعت کی آبرو
وہ شہ وہ تاجدار بنائے گئے ہیں آپ

ہے جس سے فیضیاب دو عالم کا ہر چمن
وہ جامع بہار بنائے گئے ہیں آپ

بہزاد اور کس سے کہے اپنا حالِ زار
آقائے نامدار بنائے گئے ہیں آپ

(۹۰)

اے تصور یہ میں نے کیا دیکھا — روضۂ ختمِ انبیا، دیکھا
گوشے گوشے کو پُر ضیا پایا — ذرہ ذرہ کو مہ لقا دیکھا
ہو گئی چشمِ آرزو خیرہ — ایک نیرنگ صد ضیا دیکھا
رحمتوں کا عجیب عالم ہے — بابِ رحمت کھلا ہوا دیکھا
جالیوں کے قریب عالم کو — اک تحیر کا آئینہ دیکھا
ہر جبیں کو وہاں پہ خم پایا — ہر نظر کو جھکا جھکا دیکھا
ہر طرف سے درود کی آواز — چار سو ایک غلغلہ دیکھا
ان کے لطف و کرم کا کیا کہنا — عرض کا سب میں حوصلہ دیکھا

کیوں نہ قربان تجھ پہ ہو بہزاد
جس نے یوں اپنا مدعا دیکھا

(۹۱)

مکاں مکاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول
زماں زماں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول

خوشا کہ مست ہوں ز جامِ شاہِ دوسرا
گذر رہی ہے زندگی بہ نامِ شاہِ دوسرا

تھی کیف زا صدائے حق، بنا گئے فدائے حق
قلوب میں اُتر گیا مقامِ شاہِ دوسرا

دلوں میں اسکا کیف ہے، رگوں میں اس کا سوز ہے
کلامِ حق ہے سربسر کلامِ شاہِ دوسرا

درود پڑھ کے دیکھ لو، سلام کہہ کے دیکھ لو
دعائیں ہوتی ہیں رسا ز نامِ شاہِ دوسرا

ہر ایک گام پر ہٹے حجاب ہائے درمیاں
ہوا جو عرشِ پاک پر خرامِ شاہِ دوسرا

ہر ایک گلستاں میں ہیں انھیں کی مست نکہتیں
مہک رہی ہے چار سو مشامِ شاہِ دوسرا

مجھے یہ فخر ہے کہ ہوں گدائے روضۂ نبی
مجھے یہ ناز ہے کہ ہوں غلامِ شاہِ دوسرا

جہاں جہاں نظر آتا عالمِ صد کیف
وہاں وہاں لئے پھرتی ہو جستجوئے رسول

وہاں وہاں پہ ادا کر رہا ہوں سجدۂ شوق
جہاں جہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول

نہ ہوش تیز روی ہو نہ ہوش سست روی
رواں دواں لئے پھرتی ہو جستجوئے رسول

خوشا نصیب گرفتار ہوں محبت میں
کشاں کشاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول

حدود و قید رہ و رسم سے بے نیاز ہوں میں
عیاں عیاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول

ہزار شکر کے سجدے بھی کم ہیں اے بہزاد
کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول

(۹۳)

بھلا میرا منھ اور نعتِ نبی — یہ سب لطفِ خدا ہے عنایت تری
وہ ہیں شاہِ شاہانِ ہر دو سرا — انھیں پر تو ہے مفخرِ خسروی
وہ جانِ رسولاں ہیں ایمانِ کل — ہوئی ختم ان پر ہر رہبری
وہی تو ہیں محبوبِ ربِّ علیٰ — انھیں کو تو معراج حاصل ہوئی
کریں گے شفاعت وہ روزِ جزا — امیدِ گنہگار ہیں اک وہی
انھیں پر ہو ہر دم درود و سلام — ہے ان کی محبت ہی اک بندگی

انھیں کا گدا ہوں انھیں کا غلام
ہے بہزادؔ انھیں سے مری لو لگی

(۹۴)

آقائے جہاں اے سرورِ کل مولائے زماں مکی مدنی
ہو تم ہی تو فخرِ عرشِ بریں اللہ غنی اللہ غنی
تم مقصدِ کل۔ محبوبِ خدا۔ مطلوبِ خدا۔ مرغوبِ خدا
تم مخزنِ رنگ و برنائی تم غنچہ دہن سرو چمنی

کچھ بھی تو مخالف کر نہ سکے۔ حق بات جو تھی تم کہہ کے رہے
اللہ رے تمہاری حق گوئی اللہ رے تمہاری حق سخنی

تم مرشدِ دنیا۔ رہبرِ دیں۔ تم راہنمائے راہِ یقین
تم تاجِ سرِ اہلِ عرفاں جانِ مکہ یثرب کے دھنی

اس رنگِ تغزل میں کیا ہے۔ دامانِ تفکر میں کیا ہے
بہزادؔ درود و نعت ہی ہے در اصل جہاں میں حق سخنی

(۹۵)

مرکزِ فکرِ عارفیں صلِّ علیٰ محمدٍ — منزلِ فکرِ سالکیں صلِّ علیٰ محمدٍ
باعثِ خلقِ دو جہاں وجہِ زمین و آسماں — جہتِ نمودِ عالمیں صلِّ علیٰ محمدٍ
قاطعِ زحمت و رجا دافعِ آفت و بلا — شافعِ روزِ آخریں صلِّ علیٰ محمدٍ
مہرِ عنایت و عطا جود و مروت و سخا — رحمت و لطفِ بالیقیں صلِّ علیٰ محمدٍ
رہبرِ راہِ راستی مخلص و صادق و سخی — عابد و زاہد و امیں صلِّ علیٰ محمدٍ
آرزوئے دل و جگر مرکزِ حسرت و نظر — روح نشیں و دل نشیں صلِّ علیٰ محمدٍ
یاد ہمیں بھی کیجئے اپنے دیارِ پاک میں — یا شہِ ختمِ مرسلیں صلِّ علیٰ محمدٍ

Created in Master PDF Editor - Demo Version

(۹۶)

تم شہِ دیں محبوبِ خدا ہو — قبلہ ادا ہو قبلہ نما ہو
رحمتِ ہر عالم ہو تمھیں تو — گنجِ عطا ہو بحرِ سخا ہو
کاش کبھی نظروں کے مقابل — گنبدِ خضرہ جلوہ نما ہو
جالی کے آگے نظریں جھکائے — یہ دلِ مضطر محوِ صدا ہو
نعت کے ہر ہر لفظ کو سن کر — سارا زمانہ جھوم رہا ہو
نام جب ان کا جھوم کے لوں میں — سب کی زباں پر صلِّ علیٰ ہو
آنکھوں سے آنسو جاری ہوں سب کے — سب کی تمنا وقفِ دعا ہو
جز ان ہو جائے محو ہر شئے — ذوقِ طلب اس حد میں سوا ہو

کاش وہ دن بہزاد آ جائے
کاش کبھی مقبول دعا ہو

(۹۷)

خوشا کہ ہیں مرے قلب و جگر فدائے رسول
زہے نصیب کہ کرتا ہوں میں ثنائے رسول

اس ایک ذکر میں ہے زندگی کا ہر عالم
بھلا زباں پہ رہے کیوں نہ ماجرائے رسول

ہر ایک ذرہ ہے معمور نورِ ذاتِ نبی
بہارِ رحمت ہے جلوہ فگن ضیائے رسول

بہار چھا گئی اک دم سے کھل پڑیں کلیاں
کہا صبا نے جو غنچوں سے ماجرائے رسول

ہزار شکر کے سجدے گزار لوں اس پر
ملے کہیں بھی اگر مجھ کو نقشِ پائے رسول

الٰہی مجھ کو دکھا دے دیارِ بطحا کا
کہ مجھ کو کچھ نہیں حاجت ہے ماسوائے رسول

مجھے تو مل گئی بہزاد نعت کی معراج
خوشا نصیب کہ مضطر ہوں میں برائے رسول

Created in Master PDF Editor - Demo Version

(۹۸)

دنیا میں مجھے ہے فقط ارمانِ محمد — قربانِ محمد ہوں میں قربانِ محمد
خورشیدِ قیامت کا بھلا خوف ہی کیا ہو — ڈھانپے ہوئے ہمیں سایۂ دامانِ محمد
یہ رتبۂ عالی ہے حسین اور حسن کا — یہ جانِ محمد ہیں وہ جانانِ محمد
وہ وجہ جہاں جو بہ زباں باعثِ کُل ہیں — تشکیلِ دو عالم ہو یہ عنوانِ محمد
حاصل نہیں ہوتا اسے عرفانِ خدا کا — حاصل نہیں ہوتا جسے عرفانِ محمد
گیسوئے محمد کی صفت سورۂ والیل — والشمس ہے وصفِ رخِ تابانِ محمد
کچھ دیکھا ہو آنکھوں نے بھی دل نے بھی سنا ہے
بہزاد بنا ہوں جو ثنا خوانِ محمد

(۹۹)

یا محمد وجہ ایماں آپ ہیں — باعثِ الہام و عرفاں آپ ہیں
عاشقوں کے جان و جاناں آپ ہیں — بیکسوں کے دل کا ارماں آپ ہیں
افتخارِ اولیاء ہیں آپ ہی — نازش و فخرِ رسولاں آپ ہیں
آپ ہی کے عرش پر پہنچے قدم — صاحبِ معراجِ سبحاں آپ ہیں
آستاں ہے آپ کا طیبہ ضرور — فی الحقیقت دل میں پنہاں آپ ہیں
آپ پر کیوں کر نہ ہم بھیجیں درود — طالب و مطلوبِ رحماں آپ ہیں
کیا مدینے سے بلاوا آگیا
کس لئے بہزاد خنداں آپ ہیں

(۱۰۰)

اے شہِ جن و بشر و خاص و عام — کون نہیں آپ کے در کا غلام
صاحبِ معراج ہو ذات آپ کی — اسمیں نہیں کوئی بھی جائے کلام
آپ ہیں محبوبِ خدائے کریم — آپ ہی مخدوم و رسولِ انام
آپ ہی ہیں آپ ہی ہیں آپ ہی — مرشدِ کُل۔ راہبرِ خاص و عام
آپ تو ہیں مظہرِ انوارِ حق — آپ کا بتلائے کوئی کیا مقام
حاضریِ در کے لئے ہوں تپاں — مجھ کو بلا لیجئے اے ذی الانام
پڑھتا ہے بہزادِ حزیں رات دن
آپ پہ سرکار درود و سلام

(۱۰۱)

ہیں رونقِ بحر و بر محمد — ہیں زینتِ خشک و تر محمد
ہیں ہمدمِ خضر و نوح و موسیٰ — ہیں مونسِ بوالبشر محمد
ہیں منزلِ ہر دلِ دو عالم — ہیں مرکزِ ہر نظر محمد
ہیں ہادی و راہبر رہِ دیں — ہیں حق کے پیامبر محمد
ہیں رحمت و خیر و جود و بخشش — یعنی ہیں کرم نظر محمد
یہ راز ہے رازِ آشکارا — ہر شام کی ہیں سحر محمد

بہزاد اسے خطر ہی کیا ہے
پڑھے جو درود بر محمد

(۱۰۲)

میں جب ان کے پیشِ نظر جاؤں گا — خدا جانتا ہے سنور جاؤں گا
جنون و خرد کو خبر ہی نہیں — انھیں کیا خبر میں کدھر جاؤں گا
مدینہ میری منزلِ عشق ہے — خدا کی قسم ہے ادھر جاؤں گا
تصور میں بھی میں برائے سلام — ہر اک شام اور ہر سحر جاؤں گا

ذرا اور بڑھنے دو جذبِ طلب — مدینہ ہی ہوگا جدھر جاؤں گا
محمد محمد میرا ذکر ہے — میں ہر طرح سے پار اتر جاؤں گا

خدا نے جو چاہا تو بہزاد میں
اسی طرح بے بال و پر جاؤں گا

(۱۰۳)

تاجدارِ دو جہانی اے شہِ دنیا و دیں
انتَ آقا انتَ سرور انتَ جانِ صادقیں

اے حبیبِ کبریا و اے طبیبِ دردِ دل
باعثِ نورِ دو عالم رحمت للعالمیں

اے تقاضائے نگاہ و آرزوئے زندگی
اے تمنائے دل و جاں اے مرادِ عاشقیں

اے بہارِ باغِ ایماں اے چراغِ معرفت
صدرِ بزمِ ذکر و فکر اے مرکزِ علم و یقیں

اک نگاہِ مہر کیجئے اپنی امت پر حضور

Created in Master PDF Editor - Demo Version

یہ بھلا بیٹھے ہیں سب کچھ انکی دنیا ہے نہ دیں
کیجئے بہزاد پر بللہ چشمِ التفات
ہجرِ طیبہ میں بہت رہتا ہو وہ اندوہگیں

(۱۰۴)

چمن چمن روش روش فدائے شاہِ دوسرا
جہاں جہاں مکاں مکاں ہوائے شاہِ دوسرا

عیاں عیاں نہاں نہاں دہن دہن زباں زباں
زمیں زمیں فلک فلک صدائے شاہِ دوسرا

فضا فضا ہوا ہوا نظر نظر نگہ نگہ
پیامِ شاہِ دوسرا ادائے شاہِ دوسرا

وہ رحمتِ تمام ہیں شفیقِ خاص و عام ہیں
سبھی کے واسطے تو ہے دعائے شاہِ دوسرا

ہیں وجہ این و آن وہی ہیں جہت دو جہاں ہی
بنے ہیں یہ زمیں زماں برائے شاہِ دوسرا

درود ہر نفس بخواں سلام ہر زماں رساں
کہ حاصلِ حیات ہے تنائے شاہِ دوسرا

(۱۰۵)

قبلۂ ارماں روئے محمد — کعبۂ مقصد کوئے محمد
نیکی و شفقت جود و سخاوت — بخشش و رحمت خوئے محمد
جلوہ فروزِ کون و مکاں ہے — عکسِ رُخِ نیکوئے محمد
جز اس کے ہم کچھ نہیں کہتے — کھنچتا ہے دل تو سوئے محمد
کالی گھٹاؤ کالی گھٹاؤ — دیکھے بھی ہیں گیسوئے محمد
سرو کی گردن شرم سے خم ہے — اف رے قدِ دلجوئے محمد

خالقِ عالم بہزادِ مضطر
پہونچے گا کب تا کوئے محمد

(۱۰۶)

اے رحمتِ عالم رحمتِ کل یہ لطف و عنایت کیا کہنا
ہر خاطی کی ہر عاصی کی خالق سے شفاعت کیا کہنا

تم اشرفِ عالم فخرِ زماں تم نازشِ دوراں نازِ جہاں
اے ختمِ پیمبر کیا کہنا اے ختمِ نبوّت کیا کہنا

دشمن پہ کرم دشمن کو اماں اللہ رے سخا اللہ رے وفا
یہ رنگِ کریمی کیا کہنا یہ شانِ رسالت کیا کہنا

فاقوں پہ بھی شکرِ ربِ علا سجدے میں جبیں دل محوِ خدا
یہ فقر و ریاضت کیا کہنا یہ زہد و عبادت کیا کہنا

معراج میں حق نے بلوایا سرتاجِ نبوّت فرمایا
یہ شان یہ رفعت کیا کہنا یہ جاہ یہ عظمت کیا کہنا

یہ نعتِ نبی کا صدقہ ہے اک روز مدینے جائے گا
بہزاد کا عالم کیا کہنا بہزاد کی قسمت کیا کہنا

(۱۰۷)

اشرف الانبیاء حبیبِ خدا — منزلِ اولیاء یا حبیبِ خدا
آرزوئے مراد و تمنائے کل — مقصد و مدعا یا حبیبِ خدا
دستگیرِ جہاں شافعِ بیکساں — سب کے مشکل کشا یا حبیبِ خدا
عابد و صادق و متقی و سخی — زاہد و پارسا یا حبیبِ خدا
دردمندِ زماں چارہ سازِ جہاں — سب کے حاجت روا یا حبیبِ خدا
اپنی امت پہ کیجئے نگاہِ کرم — یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
ہے مسلماں رہِ حق سے بھٹکا ہوا — دیجئے رستہ بتا یا حبیبِ خدا

ہے مدینے کا ارمان بہزاد کو
اس کو لیجئے بلا یا حبیبِ خدا

(۱۰۸)

رہبرِ و ہادیِ اعظم ہو تمھیں — افتخارِ خضر و آدم ہو تمھیں
ہو تمھیں تو رونقِ بزمِ جہاں — زینتِ گلزارِ عالم ہو تمھیں
ہو تمھیں تو حاکمِ جن و ملک — شہریارِ ابنِ آدم ہو تمھیں

ہو تمہیں تو حق طراز و حق ادا — حق نگاہ و حق کے محرم ہو تمہیں
ہو تمہیں تو شامِ عرفانِ جہاں — صبحِ ایمانِ دو عالم ، ہو تمہیں
ہو تمہیں تو دافعِ قحط و بلا — قاطعِ ہر زحمت و غم ہو تمہیں
کیوں نہ ہو بہزاد کے لب پر درود
بے بسی میں صرف ہمدم ہو تمہیں

(۱۰۹)

مدینہ بہت یاد آنے لگا ہے — مقدر مرا جگمگانے لگا ہے
میں جیسے ہوں استادہ جالی کے آگے — تصور یہ منظر دکھانے لگا ہے
مبارک ہو اے میرے جذبِ محبت — تمناؤں کو وجد آنے لگا ہے
تصور میں رہتا ہے جب سے مدینہ — نگاہوں کو اک کیف آنے لگا ہے
جہاں دونوں عالم ہیں سرشار و بیخود — تصور وہاں لے کے جانے لگا ہے
ہر اک لحظہ اک کیف ملتا ہے دل کو — ہر اک لمحہ بیخود بنانے لگا ہے
ہے بہزاد ناکارۂ دہر لیکن
صلہ ان کی رحمت سے پانے لگا ہے

(۱۱۰)

صد شکر کہ اے جذبۂ دیدارِ محمد — جیسے کہ کھڑا ہوں سرِ دربارِ محمد
ہر گام پہ سجدہ ہو ہر اک گام تو احد — ہشیار رہے ہر حال میں سرشارِ محمد
اس بات سے انکار کوئی کر نہیں سکتا — اقرارِ الٰہی ہے یہ اقرارِ محمد
اے جذب تصور مجھے معراج عطا کی — سجدے میں پڑا ہوں سرِ دربارِ محمد
ہوتے نہ یہ افلاک نہ تارے نہ مہ و مہر — ہوتا نہ اگر مقصدِ اظہارِ محمد
مقصودِ جہاں گنبدِ خضرا کے نظارے — مطلوبِ زماں جلوۂ دیدارِ محمد
بہزاد کو دے دولتِ اعجاز بیانی
اے ربِ علا صدقۂ گفتارِ محمد

(۱۱۱)

سجدہ گاہِ تمنا درِ مصطفیٰ — میرا دیں مری دنیا درِ مصطفیٰ
درد و غم کا مداوا درِ مصطفیٰ — بیکسوں کا سہارا درِ مصطفیٰ
کوئی بھی رہنما ہو کوئی راہبر — حق کو جانے کا رستہ درِ مصطفیٰ
جذبۂ بیخودی ہوش اتنا رہے — مجھ کو لے چل مگر تا درِ مصطفیٰ

Created in Master PDF Editor - Demo Version

یاد آتا ہے رہ رہ کے شام و سحر   یا تو بیت الحرم یا درِ مصطفےٰ
میرے دل نے پڑھے صد درود و سلام   جب تصور میں آیا درِ مصطفےٰ
ایک عارف نے بہزاد مجھ سے کہا   عشق والوں کا کعبہ درِ مصطفےٰ

(۱۱۲)

اے کیفِ تصور ٹھہر ذرا دربارِ مدینہ دیکھ تو لوں
وہ رشکِ ارم وہ رشکِ جہاں گلزارِ مدینہ دیکھ تو لوں

جالی کے قریب جا کر مجھ کو پڑھنے دے درود و نعتِ نبی
کس حجرے میں ہیں آرام کناں سرکارِ مدینہ دیکھ تو لوں

رحمت کی فضاؤں میں دم بھر آرام مجھے کر لینے دے
کس واسطے ساری دنیا ہے سرشارِ مدینہ دیکھ تو لوں

مدت کی نگاہیں ترسی ہیں دل ترسا ہے جاں ترسی ہے
گلہائے مدینہ دیکھ تو لوں اشجارِ مدینہ دیکھ تو لوں

روضے کے مقابل دل تھامے بہزاد حزیں سرمستِ ولا
کس کیف میں آ کر پڑھتا ہے اشعارِ مدینہ دیکھ تو لوں

(۱۱۳)

کیوں نہ ہوں میں فدا محمدؐ پر   شیفتہ ہے خدا محمدؐ پر
ابتدائے رسالتِ آدم   اور ہے انتہا محمدؐ پر
ہم تو یہ جانتے ہیں بعدِ خدا   ختم ہے مرتبہ محمدؐ پر
مشکلیں اس کی ہو گئیں آساں   جس نے تکیہ کیا محمدؐ پر
دین اسی کا ہے اس کا ہی ایماں   ہو گیا جو فدا محمدؐ پر
بھیج اے دل تو بے شمار درود   حضرتِ مصطفےٰ محمدؐ پر

شکر ہے میری چشمِ دل بہزاد
یا خدا پر ہے یا محمدؐ پر

(۱۱۴)

شہِ دو سرا تم ہو جانِ دو عالم   تمہاری بدولت ہے شانِ دو عالم
تم ہی پیشوائے جہان و زمانہ   تمہیں خاتمِ مرسلانِ دو عالم
تمہیں نے بنائی ہے ہر منزلِ حق   تمہیں رہبرِ رہبرانِ دو عالم
تمہیں مرکزِ صادقانِ جہانی   تمہیں منزلِ عارفانِ دو عالم

تمھیں ہو امیدِ گنہگار و خاطی — تمھیں شافعِ بیکسانِ دو عالم
تمھارا ہی تو میکدہ ہے مدینہ — تمھیں ساقیِ میکشانِ دو عالم
تمھیں سے ہے بہزاد کی بھی لو لگائے
کہ ہو بس تمھیں مہربانِ دو عالم

(۱۱۵)

جب بزمِ تصور میں سرکار نظر آئے
ہم ہوش لٹا کر بھی ہشیار نظر آئے

اے جذبِ تصور بڑھ اتنا کہ درِ والا
اکبار سے کیا ہوگا سو بار نظر آئے

جب قصد کیا میں نے طیبہ کی زیارت کا
ہر شے میں محبت کے آثار نظر آئے

ساقیِ مدینہ کا اللہ رے مے خانہ
زاہد بھی یہاں ہم کو میخوار نظر آئے

جب نورِ یقیں لے کر وہ ماہِ مبیں آیا
جتنے تھے گماں والے بیکار نظر آئے

ابرِ کرم والا کے چند ہی چھینٹوں سے
ویراں جو پودے تھے گلزار نظر آئے

بہزاد یہ سب نعتِ احمد کا تصدق ہے
آئینۂ سیرت میرے اشعار نظر آئے

طالبِ دعا

ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

مطبوعہ سرفراز پریس لکھنؤ